نماز کے مسائل و احکام اور ظاہری و باطنی آداب
جدید انداز سے لکھی گئی ایک منفرد کتاب

صلوٰۃ کوثر

احکام و آدابِ نماز

نور الزمان نوری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

نماز

کے مسائل و احکام اور ظاہری و باطنی آداب پر
جدید انداز سے لکھی گئی ایک منفرد کتاب

طلباء اور عوام کے لئے یکساں مفید

صلوٰۃ کوثر

(احکام و آداب نماز)

علامہ نور الزمان نوری
ایم اے (عربی اسلامیات) بی ایڈ
فاضل دی منہاج یونیورسٹی، لاہور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور

نام کتاب ——— صلوٰۃ کوئز (احکام و آدابِ نماز)

مؤلف ——— نورالزمان نوری

تعداد صفحات ——— 128

بار اوّل ——— جون 2004ء

بار دوم ——— جنوری 2008ء

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

کمپیوٹر کوڈ ——— 1N-87

قیمت ——— 60 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
انفال سنٹر اُردو بازار کراچی
021-2630411

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی
021-4910584

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ، کراچی
021-4126999

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

مکتبۃ المدینہ
اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ کراچی
021-2216464

مکتبہ ضیائیہ
بوہڑ بازار راولپنڈی

مکتبہ بستان العلوم
کدھالہ، آزاد کشمیر

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور فون 7070063-7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

انتساب

شبِ معراج کے اُس لمحہ کے نام

جب سیاحِ لامکاں باعثِ تخلیق دو جہاں

محبوبِ خدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو اُمت کے لئے تحفۂ نماز پنجگانہ عطا ہوا

اور

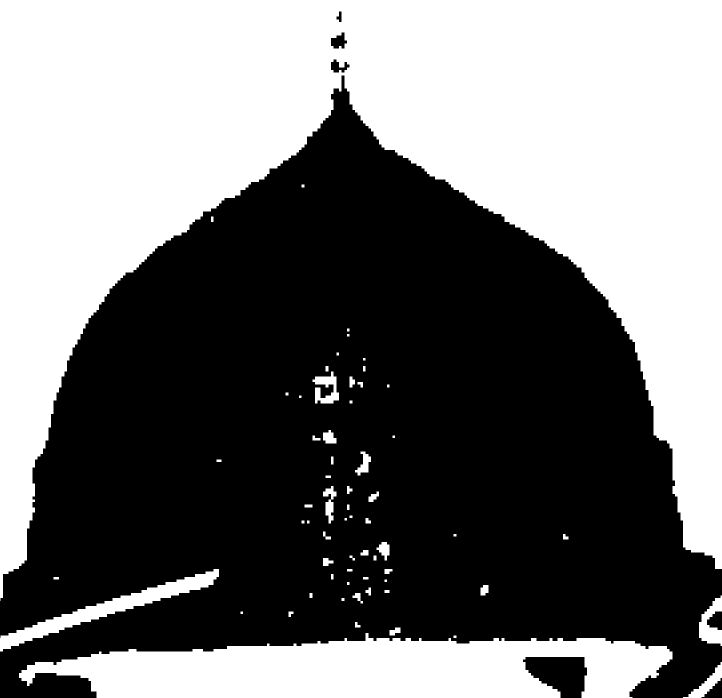
اُمتِ محمدیہ کے ہر اُس نمازی کے نام

جو ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے لیے

بے تاب رہتا ہے۔

نور الزمان نوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

حسن ترتیب

فصل ثالث – فقه و روحانیت نماز (آداب) ۷۱

عرضِ مرتب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔

نماز بندہ اور رب کے درمیان اس خصوصی تعلق کا نام ہے جس کے ذریعے وہ مقامِ نیاز مندی پر فائز ہو کر ایمان کی معراج سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ یہی وہ خصوصی عبادت ہے جسے باقی تمام عبادات و اعمال میں جامع اور امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اسی نماز کے عمل کو تاجدارِ کائنات، فخرِ موجودات حضور نبی اکرم ﷺ نے بندۂ مومن اور کافر کے درمیان فرق اور حدِ امتیاز قرار دیا ہے۔

قرآن و حدیث میں سینکڑوں مقامات پر اہل ایمان کو اقامت صلوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے لیکن ہماری غفلت اور کوتاہی کی انتہا کہ نماز کی جتنی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ ہم اتنا ہی نماز جیسے اہم فریضہ کو بھولے ہوئے ہیں۔ اولاً تو ہمارے معاشرہ کے کئی افراد نماز ہی نہیں پڑھتے۔ ثانیاً نماز پڑھنے والے اس کے ظاہری و باطنی آداب اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔

نماز کے احکام و مسائل کے موضوع پر اگرچہ مارکیٹ میں متعدد کتب دستیاب ہیں پھر بھی ہماری اچھی خاصی تعداد ان مسائل سے لاعلم ہیں۔ بندۂ ناچیز نے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، ادنیٰ سی کوشش کی ہے کہ وہ مسائل جو فقہ کی مختلف کتب میں منتشر ہیں، انہیں آسان، دلچسپ اور سہل انداز میں عامۃ الناس اور طلباء کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ اشاعتِ علم میں، بندہ اس عمل کو بارگاہ ربوبیت میں ذریعہ بخشش و نجات پیش کر سکے۔

اس تالیف کا محرک، منہاج القرآن ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول (منہاج یونیورسٹی)

لاہور کے ایک رفیق کار جناب جام خالد پرویز صاحب بنے جو گزشتہ سال 2002ء میں، ادارہ ہذا کے ناظمِ صلوٰۃ کے طور پر ذمہ داریاں نبھاتے رہے تھے۔ انہوں نے ناچیز کو علمی و ادبی امور کے نگران کی حیثیت سے، صلوٰۃ کوئز کا مقابلہ منعقد کرنے کی ترغیب دی۔ اس مقابلہ کے سوالات مرتب کرنے کے لیے راقم نے نماز کے متعلق مختلف فقہی کتب کا مطالعہ کیا اور آسان و دلچسپ انداز میں سوال و جواب مرتب کئے۔ جب یہ سوالات مرتب ہو کر اساتذہ و طلباء کے ہاتھ آئے تو پرنسپل ادارہ محترم احمد نواز انجم صاحب اور دیگر احباب نے ان سوالات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا مشورہ دیا۔ اس مجموعہ میں کچھ اضافات کرتے ہوئے اب اسے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب کے ابواب کی ترتیب کچھ اس نوعیت کی ہے۔

پہلے باب میں نماز کی اہمیت و ضرورت اور اس کی فرضیت و وجوب کے متعلق سوالات مرتب کئے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں نماز کی شرائط مثلاً طہارت، نیت، استقبال قبلہ وغیرہ کے احکام و مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

تیسرے باب میں نماز کے ارکان و فرائض مثلاً تکبیرِ تحریمہ، قیام اور رکوع و سجود وغیرہ کے احکامات پر مبنی سوالات ہیں۔

چوتھے باب میں نماز کی اقسام مثلاً صلوٰۃ الجنازہ، صلوٰۃ العیدین، صلوٰۃ الاشراق اور صلوٰۃ التہجد وغیرہ کے فضائل و احکام سے متعلق سوالات ہیں۔

پانچویں باب میں متفرقات نماز کے عنوان سے متفرق سوالات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

پانچوں ابواب کو پانچ پانچ اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے ہر جز میں دس دس سوالات ہیں۔

بندہ شکر گزار ہے اپنے استاذی مکرم استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان ہزاروی صدر دارالافتاء منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور، کا جنہوں نے اس

مجموعہ کی تیاری میں رہنمائی اور اصلاح فرمائی کیونکہ موصوف ہی 30 اکتوبر 2002ء کو ادارہ ہذا میں منعقدہ ''صلوٰۃ کوئز'' کی یادگار تقریب میں مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اس کتاب کی تقدیم کے طور پر کچھ کلمات تحریر فرمائے۔

اسی طرح راقم محترم پروفیسر میاں غلام مصطفیٰ اعوان صاحب ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیرز وانچارج راوینز کوئز سوسائٹی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور اور علامہ ظہور اللہ الازہری صاحب (منہاج یونیورسٹی لاہور) کا احسان مند ہے جنہوں نے اس مجموعہ کا مطالعہ فرما کر اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور تقریظ بھی لکھی۔

اس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ چونکہ یہ کتاب عوام اور طلباء کے استفادہ کے لیے ترتیب دی گئی ہے اس لیے راقم نے کوشش کی ہے کہ فقہی اختلافی آراء سے صرفِ نظر کرتے ہوئے متفق بہ احکام درج کیے جائیں۔

بندہ اپنے آپ کو مبتدی طالب علم سمجھتے ہوئے قارئین کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ دورانِ مطالعہ اگر کہیں اصلاح طلب پہلو پائیں تو ناچیز کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ بندہ کی یہ پہلی تالیفی کوشش ہے۔ لہٰذا اہل علم کے قیمتی مشوروں اور زریں آراء کو بسر و چشم قبول کیا جائے گا۔

بندہ اپنے رب کریم کی بارگاہ میں اس کے رسول کریم ﷺ کی وساطت سے ملتجی ہے کہ وہ عظیم ذات میری اس پہلی تالیفی کوشش کو اپنی عظیم بارگاہ اقدس میں قبول و منظور فرمائے اور اسے حضور کی امت کے لیے مفید اور نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

احقر العباد

نور الزمان نوری

وائس پرنسپل منہاج القرآن ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول

(دی منہاج یونیورسٹی بغداد کیمپس) ٹاؤن شپ لاہور

۱ دسمبر ۲۰۰۳ء

پیش لفظ (طبع ثانی)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس کی توفیق و عنایت سے بندۂ ناچیز کی۔ پہلی تالیف ''صلوٰۃ کورس'' چھپ کر منظر عام پر آئی تو اسے پذیرائی سے نوازا گیا۔ پہلا ایڈیشن کم و بیش ڈیڑھ سال میں ختم ہو گیا۔ اس پر بندہ حوصلہ پاتے ہوئے دیگر موضوعات پر کام کرنے کا بھی ارادہ کیا۔ اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن پیش خدمت ہے۔ پہلے ایڈیشن میں کمپوزنگ کی کچھ اغلاط رہ گئی تھیں۔ اب ان کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مسلمان بچوں کی ضروریات دینیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے ضمیمہ میں صفاتِ ایمان، چھ کلمے اور مسنون دعائیں مترجم شائع کر دی گئی ہیں۔

بندہ شکر گزار ہے محترم سیّد شجاعت رسول شاہ قادری مینیجر نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کا جنہوں نے راقم کی دیگر کتب کی طرح اس کی اشاعت کا بھی بندوبست کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی، اشاعتی خدمات قبول کرے اور اس کتاب کو ہر ایک کے لئے باعث نفع و خیر بنائے۔ (آمین)

الراقم

نور الزمان نوری

لاہور

یکم جنوری ۲۰۰۷ء

تقدیم

از-استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی

صدر دارالافتاء دی منہاج یونیورسٹی لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عزیز مکرم نورالزمان نوری فاضل نوجوان ہیں۔ درس و تدریس اور خطابت پر اچھی دسترس رکھتے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور' سے فراغت کے بعد محترم شیخ الجامعہ مفکر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ نے' ان کے ذوق طبع کے مطابق ان کا منہاج القرآن اسلامک سنٹر فیصل آباد میں بطور ڈائریکٹر اور بعدازاں مرکز پر منہاج القرآن ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول ٹاؤن شپ لاہور میں بطور وائس پرنسپل تعین فرمایا۔

تقریر' تحریر اور تدریس پر مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ صاحب ذوق عالم بھی ہیں۔

زیر نظر کتاب ''صلوٰۃ کوئز'' نماز کے موضوع پر انوکھی کاوش ہے۔ جس میں جودت و جدت کا حسین امتیاز ہے۔ زبان و بیان سادہ' آسان اور شستہ ہے۔ اپنے موضوع پر کامیاب کوشش ہے۔ احادیث اور عبارات کی تخریج بھی ہوجاتی تو افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہوجاتا۔ امید ہے اس پر توجہ و محنت کر کے مزید مفید بنائیں گے۔

نماز کے جملہ مسائل کو سہل ترین انداز میں پیش کر کے طلباء اور عام لکھے پڑھے لوگوں کے لیے کامیاب کوشش ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور مؤلف کے لیے دارین کی سعادت اور فوز و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

عبدالقیوم خاں

تقریظ

از پروفیسر میاں غلام مصطفیٰ اعوان

ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیرز گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عزیز القدر نورالزماں نوری کی مرتب کردہ ''صلوٰۃ کورس'' ان کے ہر عمل کی طرح ان کے اخلاص کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ بات طے شدہ بلکہ ثابت شدہ ہے کہ جس عمل کی بنیاد اخلاص پر ہو اس میں اللہ پاک عزوجل کی طرف سے خصوصی برکتیں اور رحمتیں شامل حال ہو جایا کرتی ہیں۔ ان رحمتوں اور برکتوں کی وجہ سے یہ پرخلوص عمل ایک خاص تاثیر اور لذت کا حامل ہو جاتا ہے۔

یہ وہ خاص لذت اور تاثیر ہے جو مجاہد کی اذان میں نظر آتی ہے۔ ملا کی آذان میں نہیں، جو شاہین کی پرواز میں نظر آتی ہے کرگس کی پرواز میں نیں............۔

وہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی آذان سے پیدا

دور حاضر، تحقیق و تجسس کا دور ہے، ذہنی اور علمی آزمائش کا دور ہے۔ لوگوں کے پاس وقت کم ہے اور مصروفیات زیادہ ہیں ہر بندہ شارٹ کٹ کی تلاش میں ہے چنانچہ اس

ضرورت نے ''کوئز'' کو جنم دیا اور ''کوئز'' نے جدید ذرائع ابلاغ کے کندھے پر سوار ہو کر وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ تقریری مقابلے' مباحثے اور مشاعرے جو کسی زمانے میں پسندیدہ ترین ہوا کرتے تھے پیچھے رہتے جا رہے ہیں۔ آج نہ صرف تعلیمی اداروں میں' بلکہ ریڈیو' اخبارات اور ٹی وی پر بھی معروف پسندیدہ اور فائدہ مند ''کوئز'' پروگرامز ہیں۔ فائدہ منداس لیے کہا کہ ان پروگراموں سے نہ صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ انعامات کی صورت میں بڑی دولت بھی ہاتھ آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مارکیٹ میں سوالات و جوابات پر مبنی کتب کا ایک ڈھیر نظر آتا ہے۔ ہر موضوع اور عنوان پر کوئی نہ کوئی ''کوئز بک'' مل جاتی ہے۔

کوئز بکس کے اس انبار میں اول تو ''صلوٰۃ کوئز'' کے نام کی کوئی کتاب کم از کم میری نظر سے نہیں گزری اس نام اور عنوان سے شاید یہ پہلی کتاب ہوگی البتہ بعض بڑی اور ضخیم کتابوں میں نماز کے بارے چند ابواب میں کچھ مواد مل جاتا ہے جسے پڑھ کر تشنگی رہتی ہے تشفی نہیں ہوتی۔

عزیزم نورالزماں نوری نے اس کتاب کی ابواب بندی کرتے ہوئے بھی ایک خاص منطقی ترتیب اور نسبتی انداز فکر سے کام لیا ہے۔ چونکہ فرض نمازیں پانچ ہیں اس لیے نماز کے متعلق اس کتاب کے ابواب بھی پانچ ہیں۔ نماز کا آغاز ''نیت'' سے ہوتا ہے۔ نماز کا انجام ''سلام'' پر ہوتا ہے تو اس کتاب کا انجام خواجہ اجمیر اور اقبال کے ''پیغام'' پر ہوتا ہے۔

سوالوں کا انداز بھی اور ترتیب بھی انتہائی مناسب اور عام فہم ہے۔ پڑھنے والا بور نہیں ہوتا بلکہ اس کی دلچسپی بڑھتی ہے۔ اس کتاب میں سوالات کے قدیم و جدید ہر دو انداز کو اپنایا گیا ہے۔ سیدھے سادے سوال بھی ہیں اور جدید طرز کو اپناتے ہوئے بعض سوالوں میں کئی جوابات دے کر کسی ایک جواب کے انتخاب کا موقع بھی دیا گیا ہے۔

قرآنی آیات' احادیث نبوی' ائمہ وفقہاء کے حوالہ جات کے ساتھ ساتھ اقبال کے اشعار سے ادبی چاشنی کا تڑکا بھی لگایا گیا ہے۔

ان سب خوبیوں اور خوبصورتیوں کے پیچھے اصل محرک میرے اس عزیز کا وہی جذبہ' لگن' اخلاص اور للّٰہیت ہے جس نے اس سارے کام کو اپنی آغوش میں لیکر ''پیچ و تاب رازی'' کے ساتھ ساتھ ''سوز و ساز رومی'' سے بھی منور کر دیا ہے۔

اس سلسلے میں' میں اپنے ایک ذاتی تجربے کا ذکر کرتا ہوں۔

۱۹۸۰ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں گیارہویں جماعت میں داخل ہوا۔ اچھی پڑھائی اور امتحان کی بہتر تیاری کے لیے بے شمار کتابوں کا مطالعہ کیا لیکن اردو گرائمر اور کمپوزیشن کی ایک کتاب نے بے حد متاثر کیا۔ اگرچہ تھی تو وہ بھی دوسری امدادی کتب کی طرح ایک امدادی کتاب اور اس کے مقابلے پر ضخامت اور مواد کے لحاظ سے کئی کتب اس سے بڑھ کر موجود تھیں لیکن جو لطف' لذت اور سکون اس کتاب کو پڑھ کر ملتا وہ کسی اور میں نہ تھا اسی کتاب کا مطالعہ ایک عجیب وجدانی کیفیت پیدا کر دیتا۔ طلباء کی رہنمائی کے لیے دیئے گئے نمونے کے خطوط' آپ بیتیاں' رودادیں' مضامین اور اشعار کی تشریح تڑپا دیتے۔ فارغ اوقات میں بھی یہی کتاب زیر مطالعہ رہتی۔ سفر میں بھی وہی کتاب ساتھ جاتی۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ آج سے چند برس قبل گوجرانوالہ میں ایک شادی کی تقریب میں اردو زبان و ادب کے ایک پروفیسر صاحب سے جب متعارف کروایا گیا تو پتہ چلا کہ موصوف مذکورہ کتاب کے مصنف ہیں۔

صاحب کتاب سے مل کر خوشی ہوئی میں نے فوراً سوال کر ڈالا کہ آپ کی اس کتاب میں کیا ہے جو باقیوں میں نہیں۔ بظاہر تو طلباء کے لیے وہ بھی ایک امدادی کتاب ہے لیکن اس کو پڑھ کر جو ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

موصوف بھی اس موقع پر عزیزم نور الزماں نوری کی طرح سراپا اخلاص نظر آئے اور انتہائی عاجزی کے ساتھ نظریں جھکا کر فرمانے لگے اور تو مجھے کوئی خاص بات یاد نہیں صرف اتنا ہے کہ یہ کتاب خالصتاً نئی نسل کی تعلیم اور اللہ کی رضا کے لیے لکھی۔ چونکہ یہ کام اللہ کی رضا کے لیے تھا اس لیے اس کتاب کا سارا کام ''باوضو'' ہو کر کیا۔ بس۔

یہ شوق' یہ جذبہ' یہ ولولہ' یہ اخلاص' یہ محبت اور یہ عشق بھی اللہ پاک عزوجل کی خاص عنایت ہے وہ جب چاہے جسے چاہے عطا کر دے۔

؎ جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

عزیزم نورالزماں کی اس کاوش میں پہلی سطر سے لیکر آخری حرف تک یہی اخلاص اور جذبہ رگوں میں خون کی طرح اور جسم میں روح کی طرح سرایت کرتا نظر آتا ہے۔ اس لیے مجھے امید واثق ہے کہ ''صلوٰۃ کورز'' طلباء و طالبات کی دینی معلومات میں اضافہ تو کرے گی ہی لیکن اس سے بڑھ کر انہیں مجاہد' نمازی اور غازی بھی بنائے گی۔ ﴿انشاء اللہ﴾

پروفیسر میاں غلام مصطفیٰ
ڈائریکٹر سٹوڈنٹس افیئرز
انچارج راوئینز کوئز سوسائٹی جی سی یونیورسٹی لاہور

تبصرہ

از- علامہ ظہور اللہ الازہری

لیکچرر دی منہاج یونیورسٹی لاہور

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین

وعلی اصحابہ المتقین وعلی الہ الطیبین ۔ اما بعد

علم سیکھنے اور سکھانے کے مختلف طریقے ہیں اور ماہرین تعلیم ان طریقوں کو ہر دور میں استعمال کرتے رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک احسن طریقہ یہ ہے کہ لمبی لمبی مباحث کرنے کی بجائے ایک موضوع کو مختلف چھوٹے چھوٹے سوالات میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس طریق تدریس کے کئی فوائد ہیں۔

اس کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ پڑھنے والے کے سامنے موضوع کا کوئی گوشہ مخفی نہیں رہتا۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے سوالات کو یاد کرنا آسان ہوتا ہے۔ اور تیسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بوریت بھی محسوس نہیں ہوتی۔ اس لیے اب حکومتِ پاکستان نے بھی سلیبس کو معروضی طریق میں ڈھال دیا ہے تاکہ طلبہ نصاب کو بہتر طریقے سے تیار کرسکیں۔

نماز کے موضوع پر بھی اُردو زبان میں بہت سی کتب ہر دور میں علمائے کرام نے لکھی ہیں اور اس سے عوام وخواص مستفید ہو رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کتب سوالاً جواباً طرز پر بھی موجود ہیں جیسے رکن دین اور بہارِ شریعت وغیرہ۔ ان کتب کی موجودگی کے باوجود علامہ نورالزمان نوری صاحب کی کتاب اس موضوع پر ایک حسین اضافہ ہے کیونکہ ان کی کتاب کی خوبی یہ ہے کہ یہ عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ایک عام فہم

سادہ مگر معیاری اور مدلل انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب سے طلبہ اور دینی علوم میں دلچسپی رکھنے والے مبتدی بہت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ گھروں میں والدین بچوں میں نماز کے موضوع پر اس کتاب کے ذریعے کوئز مقابلہ جات کرائیں تاکہ اس اہم موضوع پر بچوں میں دلچسپی بھی پیدا ہو اور معلومات کا خزانہ بھی ہاتھ آئے۔ اسی طرح سکولز' کالجز اور دینی مدارس کے طلبہ کے درمیان بھی مقابلہ جات کروائے جائیں اس سے طلبہ کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور دیگر بے مقصد سرگرمیوں کی بجائے دین کے ساتھ رغبت پیدا ہوگی۔

محترم نورالزمان نوری صاحب میں ایک جذبہ ہے' لگن ہے اور سیمابی روح ہے جو ہر وقت اس تلاش میں رہتی ہے کہ طلبہ تک کس طرح علم کو بہتر انداز میں پہنچایا جائے۔ یہ خود زمانہ طالب علمی میں ہم نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر طلبہ کے لیے بھی ایسی سرگرمیوں کی نہ حوصلہ افزائی کرتے تھے بلکہ عملاً کاوشیں کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے ''صلوٰۃ کوئز'' پر ایک باقاعدہ تصنیف کرکے ایک بہت علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر بے شک یہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس سے یقیناً طلبہ اور عوام الناس فائدہ اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ کتاب ان کے لیے اچھا آغاز ثابت ہو۔ اور اس میدان میں یہ مزید علمی کام آگے بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ اُن کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو ان کے لیے صدقہ جاریہ بنادے۔ (آمین)

خیراندیش

ظہور اللہ الازہری

لیکچرر دی منہاج یونیورسٹی لاہور

۲۵' مئی ۲۰۰۴ء

فصلِ اوّل

مقام واہمیتِ نماز

نماز...... ارشاداتِ الٰہیہ کی روشنی میں

(۱) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ (البقرہ ۲:۴۳)

''اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

(۲) اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (النساء ۴:۱۰۳)

''بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔''

(۳) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ (طٰہٰ ۲۰:۱۴)

''میری یاد میں نماز ادا کیا کر۔''

(۴) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔

(ابراہیم ۱۴:۴۰)

''اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے اور اے ہمارے رب تو یہ دعا قبول فرما۔''

(۵) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔

(العنکبوت ۲۹:۴۵)

''نماز قائم کر بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔''

(۶) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ (لقمان ۳۱:۱۷)

''نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔''

(۷) وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا

(مریم ۱۹:۵۵)

''اور وہ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا

کرتے تھے اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

(۸) اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ۔ (الاسراء:۱۷'۷۸)

''آپ سورج ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک نماز قائم فرمایا کریں۔''

(۹) حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۔

(البقرۃ:۲'۲۳۸)

''سب نمازوں کی محافظت کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو۔''

(۱۰) وَاَوْحَیْنَـا اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوۃِ وَکَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۔ (انبیاء:۲۱'۷۳)

''اور ہم نے انہیں وحی کی اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی' اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔

نماز......ارشاداتِ نبویہ کی روشنی میں

(۱) ان بین الرجل و بین الشرك والكفر ترك الصلوٰة ۔ (مسلم الصحیح: ۱،۸۸)

''آدمی اور شرک وکفر کے درمیان حد فاصل نماز ہی تو ہے۔''

(۲) الصلوٰة هي معراج المؤمن ۔(سنن ابن ماجہ: ۱،۳۱۳)

''نماز مومن کی معراج ہے۔''

(۳) مفتاح الجنة الصلوٰة ومفتاح الصلوٰة الوضوء ۔(ترمذی الجامع الصحیح: ۱،۱۰)

''نماز جنت کی کنجی ہے اور وضوء نماز کی کنجی ہے۔''

(۴) من ترك الصلوٰة متعمدًا فقد كفر جهارا ۔ (طبرانی المعجم الاوسط: ۳،۳۴۳)

''جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے گویا کفر کیا۔''

(۵) وجعلت قرة عيني في الصلوٰة ۔ (احمد بن حنبل المسند: ۱۳،۲۸۵)

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''

(۶) اوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامه الصلوٰة ۔(ترمذی الجامع الصحیح: ۱۲،۲۶۹)

''قیامت کے روز سب سے پہلے جو سوال بندہ سے کیا جائے گا وہ نماز کے متعلق ہوگا۔''

(۷) لكل شيء عمود و عمود الذين الصلوٰة وعمود الصلوٰة الخشوع ۔

(ربیع المسند ۱،۱۲۰)

''ہر شے کا ایک عمود ہوتا ہے اور دین کا عمود نماز ہے اور نماز کا عمود خشوع ہے۔''

(۸) لا ایمان لمن لا صلوٰة له ۔(ربیع المسند ۱،۵۴)

''جو نماز نہیں پڑھتا اس کا ایمان نہیں۔''

(۹) یا بلال أقم الصلوٰة ارحنابها ۔(ہندی کنز العمال: ۷)

''اے بلال نماز کے ذریعے مجھے راحت پہنچانے کے لیے اقامت کہو۔''

(۱۰) مروا صبیانکم بالصلٰوۃ اذا بلغوا سبعًا واضربوھم علیھا اذا بلغوا عشرًا ۔(احمد بن حنبل، المسند، ۲:۱۸۰)

''اپنے بچوں کو، جب وہ سات سال کے ہو جائیں، نماز کا حکم دیا کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو اس کے لیے سختی کیا کرو''۔

اقامتِ صلوٰۃ اور اس کے عملی تقاضے

(مفکر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک فکر انگیز تحریر)

''اقامت صلوٰۃ متقین کی اہم علامت ہے۔ قرآنی ہدایت سے کامل استفادہ اس کے بغیر ممکن نہیں۔ کیونکہ خدا اور رسول اور آخرت کو محض مان لینا تقویٰ کے لیے کافی نہیں بلکہ ایمان کے بعد ہی حقیقی ذمہ داریوں کا آغاز ہوتا ہے۔ تقویٰ کا سب سے پہلا اور فکری تقاضا ایمان بالغیب تھا۔ اب اس کا سب سے پہلا تقاضا ''اقامت صلوٰۃ'' ہے اس کے بغیر دعویٰ ایمان میں سچا ہونے کی دلیل نہیں دی جا سکتی۔ ایمان بالغیب کے فوراً بعد نماز کا حکم یہ حقیقت جانچنے کے لیے ہے کہ جو شخص خدا اور رسول پر ایمان لانے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ کیا وہ خدا کے حضور سر نیاز خم کرنے کو بھی تیار ہے؟ کیا وہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کی اس کسوٹی پر پورا اترتا ہے جسے حضور ﷺ نے ''بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ'' (بندہ اور کفر کے درمیان فرق صرف ترکِ نماز کا ہے) کے الفاظ میں بیان فرمایا۔ اگر اس کی زندگی ایمان کی یہ عملی شہادت پیش کرتی ہے تو وہ تقویٰ کی منزل کی طرف گامزن ہے۔ جس سے وہ ہدایت ربانی سے فیض یاب ہونے کے قابل ہوگا۔ ورنہ اس کے نصیب میں محرومی کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن یہ عمل ملحوظ رہنا چاہئے کہ نماز پڑھنے کو نہیں بلکہ نماز قائم کرنے کو شرط تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اقامت صلوٰۃ (یعنی نماز قائم کرنے) سے کیا مراد ہے؟ مزید یہ کہ نماز پڑھنے اور نماز قائم کرنے میں کیا فرق ہے؟

قرآن حکیم نے ہر جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ نماز کے سلسلے میں اکثر مقامات پر اَقِمِ الصَّلٰوۃَ، اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ، اَلْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ

مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ اور اَقَامُو الصَّلٰوةَ جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

اقامت کا مادہ قوم ہے اور ''اقام الامر'' کے معنی کسی کام کو درست حالت میں رکھنے کے ہیں۔ امام راغب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اقامة الشیء توفیة حقه (المفردات) (کسی چیز کی اقامت کا معنی اس کے تمام حقوق کو پورا کرتا ہے) چنانچہ اقامة الصلوٰة کا معنی نماز کو اس کے تمام حقوق کی رعایت کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ بنابریں صلوٰۃ کو ہر جگہ ''اقامت'' کے ساتھ بیان کیا ہے۔ تنبیھا علی ان المقصود منھا توفیة شرائطھا لا الاتیان بھیئتھا۔ (تاکہ لوگوں کو تنبیہہ ہو کہ نماز کے حکم سے مراد محض اس کی ظاہری صورت کے ساتھ پڑھنا نہیں بلکہ اس کی تمام شرائط اور حقوق کو پورا کرنا ہے) مذکورہ بالا مفہوم کی روشنی میں نماز قائم کرنا درج ذیل امور پر دلالت کرتا ہے۔

۱۔ نماز قائم کرنے سے مراد اس کو تمام ظاہری اور باطنی حقوق کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ شریعت اسلامیہ اور سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کے تمام فرائض و ارکان اور واجبات و سنن کا صحیح طور پر لحاظ رکھا جائے۔ جن میں ادائیگی نماز کے مسنون طریقے کے علاوہ اوقات کی پابندی، تمام نمازوں کی حفاظت و باقاعدگی، طہارت کاملہ کا اہتمام اور اسی قسم کے دیگر متعلقات شرعیہ کی بھی رعایت شامل ہے۔ نماز کے باطنی حقوق یہ ہیں کہ حدیث نبوی کے مطابق کمال درجے کا خشوع و خضوع ہو، انہماک اور قلبی استغراق اس حالت کو پہنچا ہوا ہو کہ دل کو دیدار حق کی کیفیت نصیب ہو جائے۔ اس حالت کا نام احسان اور اس نماز کا نام ''معراج'' ہے۔ جسم و روح دونوں کا ظاہری اور باطنی آلائشوں سے پاک وصاف ہونا اور چہرہ و دل کا کعبہ اور رب کعبہ کی طرف متوجہ رہنا اقامت صلوٰۃ کا اولین تقاضا ہے۔ اگر جسم حالت نماز میں تھا لیکن دل و دماغ اس کی لذت و طمانیت سے محروم رہے بلکہ غم دوراں کی گردش میں محو ہے تو یہ نماز پڑھی ضرور گئی مگر قائم نہ ہو سکی۔

؎ عشق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب (اقبال)

۲- نماز قائم کرنے سے مراد یہ بھی ہے کہ ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ '' (العنکبوت: ۴۵:۱۴) کے اعلان کے مطابق وہ اس طرح ادا کی جائے کہ اس سے زندگی میں مطلوبہ تبدیلی اور انقلاب بپا ہو۔ نماز یادالٰہی کی وہ اعلیٰ صورت ہے جو انسان کو ہر قسم کے ظلم اور بدی سے روکتی ہے اور خدا کے قرب و فضل کے حصول کا باعث بنتی ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نسبت ارشاد فرمایا۔
''تَرٰاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا'' (آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ رکوع و سجود یعنی نماز کی حالت میں رہتے ہیں اور اس کے باعث ہمہ وقت خدا کے فضل اور رضا کے متلاشی ہوتے ہیں) اسی طرح ارشاد فرمایا گیا ہے
''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' (سجدہ کر اور اللہ کے قریب ہو جا۔)

نوٹ: قارئین کرام اس آیت کو پڑھ کر سجدہ ضرور کریں۔

گویا نماز قرب الٰہی کے حصول کی ضمانت مہیا کرتی ہے لہٰذا نماز قائم کرنے کا معنی یہ رہا کہ اس کا اہتمام اس انداز سے کیا جائے کہ اس کے فوائد و ثمرات اور اثرات و برکات زندگی میں مترتب ہو کر رہیں اور جو عملی انقلاب نماز کے ذریعے برپا ہونا ضروری ہے اس کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ ایسا نہ ہو کہ نماز بھی پڑھی جائے اور ہر قسم کی خیانت' کذب' منافقت' ظلم' استحصال اور حرام خوری بھی جاری رہے۔ نماز کا قائم ہونا یہ ہے کہ زندگی میں نماز کو اس طرح جگہ ملے کہ بدی اور ظلم کے لیے کوئی جگہ نہ رہے۔

۳- نماز قائم کرنے کا تیسرا مفہوم یہ کہ اسے اجتماعی سطح پر ایک نظام کے طور پر بپا کیا جائے۔ جیسے اس آیت کریمہ سے مستفاد ہے۔ ''اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ'' (اہل حق وہ لوگ ہیں کہ اگر انہیں ہم زمین میں حکومت دیں تو وہ نماز کا نظام بپا کریں گے۔) (الحج ۲۲:۴۱)

گویا محض انفرادی طور پر نماز کے پڑھے جانے سے اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے 'وارکعوا مع الراکعین '' (اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) کے تحت مختلف اجتماعی سطحوں پر جماعت کا انتظام ہونا چاہیے۔ لوگ مل جل کر باجماعت نماز

ادا کریں تا کہ ان میں باہمی ربط و تعلق، نظم و نسق اور وحدت و یک جہتی کی فضا ہموار ہو۔ وہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے شریک ہوں، چھوٹے بڑے کا فرق مٹے، معاشرتی مساوات کی بنیاد فراہم ہو اور اس پورے نظام وحدت و مساوات کی بنیاد خدا کے گھر سے ہی رکھی جائے۔ جس طرح انفرادی نماز کے کچھ حقوق و شرائط تھے۔ اس طرح نماز با جماعت کے بھی حقوق و شرائط ہیں۔ ہر سطح پر نماز کا قائم کرنا ان بنیادی تقاضوں کی تکمیل چاہتا ہے۔ اگر با جماعت نماز میں نمازیوں کے جسم باہم ملے رہے۔ لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور رہے تو یہ نماز پڑھی تو گئی لیکن قائم نہ ہو سکی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نماز کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صحیح طریقے سے قائم کیا جائے تا کہ معاشرہ اس کے بابرکت نتائج سے بہرہ یاب ہو سکے۔ قرآن ریاکاری کی نمازیں پڑھنے والے ان لوگوں کو جو نماز کی روح اور اس کے حقوق کو نظر انداز کئے ہوئے ہیں، نمازی تو کہتا ہے مگر ان کے لیے سورہ الماعون میں سخت عذاب کی وعید بھی دیتا ہے۔ لیکن کسی جگہ ان کو نماز قائم کرنے والے نہیں کہتا محض نماز کے پڑھنے اور اس کے قائم کرنے میں یہی بنیادی فرق ہے کیونکہ دین مصطفوی ﷺ فقط رسمی دین نہیں بلکہ عملی دین ہے۔

(تفسیر منہاج القرآن: سورہ البقرہ)

فصلِ ثانی

مسائل واستفساراتِ نماز

پہلا باب

اہمیت نماز

جزاول

سوال۱: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: پانچ چیزوں پر: (۱) توحید و رسالت کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا۔ (۲) نماز پنجگانہ پڑھنا۔ (۳) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) زکوۃ ادا کرنا۔

سوال۲: نماز کب فرض ہوئی؟

جواب: شب معراج کے موقع پر (رجب ۱۱ نبوی)

سوال۳: نماز قائم کرنے کے متعلق قرآن حکیم کی کوئی آیت بتائیں؟

جواب: ۱) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ
(اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع ادا کرو)

۲) قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (اے میرے رسول! میرے وہ بندے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز قائم کریں۔)

سوال۴: قرآن مجید میں نماز سے متعلق احکامات کتنے مقامات پر آئے ہیں؟
(۱) پانچ سو (۲) چھ سو (۳) سات سو

جواب: سات سو مقامات پر

سوال۵: قیامت کے دن سب سے پہلے کس کے متعلق سوال کیا جائے گا؟
(۱) روزے کے متعلق (۲) نماز کے متعلق (۳) توحید کے متعلق

جواب: نماز کے متعلق

سوال۶: نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے بچاتی ہے۔ اس سے متعلق قرآنی ارشاد بیان کریں؟

جواب: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ ۔

سوال۷: نماز کو حضور اکرم ﷺ نے دین کی (۱) بنیاد (۲) ستون (۳) چھت میں سے کیا کہا ہے۔ حدیث بھی بتائیں؟

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ (اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن)

سوال۸: کس صحابی نے یہ کہا تھا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا (۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں۔

سوال۹: حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی میں کس نماز کا ذکر ہے؟

جواب: نماز عصر۔

سوال۱۰: لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوۡرِ الۡقَلۡبِ (حضور قلب کے بغیر نماز نہیں)۔ اس حدیث کے مفہوم سے متعلق علامہ اقبال نے ایک شعر کہا تھا۔ بتائیں؟

جواب: جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

جزِ دوئم

سوال۱۱: تارک نماز کے لیے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف سے کیا سزا مقرر ہے؟

جواب: حبس دوام

سوال۱۲: جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے کتنے درجہ افضل ہوتی ہے؟

جواب: ستائیس درجہ

سوال۱۳: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: نماز با جماعت سنت مؤکدہ ہے۔

سوال۱۴: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباح اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔ یعنی جس کا کرنا یا نہ کرنا برابر ہو۔

سوال۱۵: مکروہ اوقات کونسے ہیں جن میں کسی قسم کی نماز نہیں ہوتی؟

جواب: تین ہیں (۱) طلوع آفتاب (۲) زوال آفتاب (۳) غروب آفتاب

سوال۱۶: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شفق کہتے ہیں۔

سوال۱۷: فرض عین اور فرض کفایہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: فرض عین اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہوگا۔ فرض کفایہ اس فرض کو کہتے ہیں جو چند آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جاتا ہے۔

سوال۱۸: ہر نماز اپنے مقررہ وقت پر فرض ہے۔ قرآن میں اس سے متعلق ارشاد گرامی بتائیں؟

جواب: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

(بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔)

سوال۱۹: اگر نماز فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا آپ پہلے دو رکعات سنت ادا کریں گے یا جماعت کے ساتھ شریک ہوں گے؟

جواب: اگر تو سنت ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ شریک ہوا جا سکتا ہو تو سنتیں ادا کرنے کے بعد جماعت میں شامل ہو۔ ورنہ جماعت کے ساتھ شریک ہو جائیں اور سنت کی قضا طلوع آفتاب کے بعد کریں۔

سوال۲۰: ظہر اور عصر دونوں نمازوں میں فرضوں سے پہلے چار سنتیں ہوتی ہیں اگر ظہر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو چار سنت جماعت کے بعد ادا کریں گے لیکن اگر عصر کی

جماعت کھڑی ہو جائے تو سنت پہلے پڑھیں گے یا بعد میں؟

جواب: جماعت کے کھڑا ہونے کی صورت میں نہ ہی سنت پہلے پڑھی جائے گی اور نہ ہی بعد میں (سنتیں چھوڑ دی جائیں گی)

جز سوئم

سوال ۲۱: چار رکعت سنت مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں صرف التحیات "عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ" تک پڑھا جاتا ہے اگر بھول کر درود پاک پڑھ لیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہوادا کیا جائے گا۔

سوال ۲۲: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ میں پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود پاک اور دعا بھی پڑھی جاتی ہے اس کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے ثناء اور تعوذ پڑھیں گے یا نہیں؟

جواب: ثناء ﷺ ور تعوذ پڑھیں گے۔

سوال ۲۳: نماز وتر واجب ہے یا فرض؟

جواب: واجب ہے لیکن اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے۔ اگر چھوٹ جائے تو قضاء پڑھنا واجب ہے۔

سوال ۲۴: جب بچہ سات سال کا ہو تو اسے پیار سے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب کتنی عمر کا ہو تو اسے مار کر بھی نماز پڑھانا چاہئے؟

(۱) آٹھ سال (۲) دس سال (۳) بارہ سال

جواب: دس سال

سوال ۲۵: جو شخص نماز نہ پڑھے وہ کیسا ہے؟

جواب: اس کا نام دوزخ کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

سوال ۲۶: روزِ محشر کہ جانگداز بود   اولیں پرسش نماز بود۔
یہ شعر ایک حدیث پاک کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اس حدیث پاک کو بیان کریں۔

جواب: اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة من عمله صلواته (قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کے متعلق حساب ہوگا)

سوال ۲۷: نماز جنت کی کنجی ہے۔ اس حدیث پاک کو بیان کریں؟

جواب: الصلوٰة مفتاح الجنة ۔

سوال ۲۸: نماز کے واجب ہونے کی شرطیں کونسی ہیں؟

جواب: چار ہیں:

(۱) اسلام (۲) بلوغ یعنی بالغ ہونا (۳) عقل کا صحیح ہونا (۴) وقت کا پایا جانا۔

سوال ۲۹: نماز پڑھنے کے لیے کچھ چیزیں نماز سے پہلے ضروری ہوتی ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟ (۱) فرض (۲) شرط (۳) واجب

جواب: شرط

سوال ۳۰: سب سے پہلے فجر کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی بتائیں عشاء کی نماز سب سے پہلے کس نے پڑھی؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے۔

جز چہارم

سوال ۳۱: نماز پڑھتے وقت سر ڈھانپنا چاہئے لیکن ایک صورت ایسی ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا واجب ہے وہ صورت بتائیں؟

جواب: حالت احرام میں

سوال ۳۲: قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں کب درود شریف پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: دعائے قنوت کے بعد درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔

سوال۳۳: قعدہ اخیرہ کے علاوہ درود پاک پڑھنا سنت ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پاک پڑھنا سنت ہے۔

سوال۳۴: نماز باجماعت کا حکم کس قرآنی آیت میں آیا ہے؟

جواب: وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ۔ (رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ)

سوال۳۵: دین کا ستون نماز ہے اور نماز کا ستون کیا ہے؟

جواب: نماز کا ستون خشوع وخضوع ہے۔

سوال۳۶: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ میں کس نبی نے اقامت صلوٰۃ کی دعا کی ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

سوال۳۷: حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بے نمازی۔

(۱) کتا (۲) خنزیر (۳) بھیڑیا، میں سے کس کی صورت میں اٹھایا جائے گا؟

جواب: خنزیر کی صورت میں۔

سوال۳۸: قرآن حکیم میں ۷۰۰ مقامات پر نماز کا ذکر ہے ان میں کتنے مقامات پر صریح حکم وارد ہوا ہے؟

جواب: اسی (۸۰) مقامات پر

سوال۳۹. وہ کونسی صورت ہے جس میں ظہر کی دو رکعت سنت کو ظہر کی چار رکعت سنت سے پہلے پڑھنا افضل ہے؟

جواب: جب ظہر کی چار رکعت سنت کو فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا ہو تو اس صورت میں ظہر کی دو رکعت سنت کو چار رکعت سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

سوال۴۰: نماز کی جماعت میں پہلی صف افضل ہوتی ہے لیکن ایک نماز میں پچھلی صف افضل ہوتی ہے وہ کونسی نماز ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں۔

جزء پنجم

سوال ۴۱: کس حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے؟

جواب: کعبہ شریف کا طواف کرنے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

سوال ۴۲: کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں جن کے لیے نماز پڑھنے والے پر نماز توڑنا لازم ہوتا ہے۔ اگر نہ توڑے گا تو گنہگار ہوگا۔ کوئی سی دو صورتیں بتائیں؟

جواب: (۱) کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو (۲) کوئی اندھا راہ گیر کنویں میں گر رہا ہو۔

سوال ۴۳: ایک صورت ایسی ہے جس میں نماز کے قریب بھی جانے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جواب: حالت نشہ میں۔ ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

(حالت سکر (نشہ) میں نماز کے قریب نہ جاؤ)

سوال ۴۴: حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے علاوہ اور کسی نبی کی شریعت میں نماز فرض رہی؟

جواب: ہر نبی کی شریعت میں نماز فرض رہی ہے۔

سوال ۴۵: حضور ﷺ نے نماز کا چور کسے کہا ہے؟

جواب: جو نماز کے ارکان صحیح طور پر ادا نہیں کرتا۔

سوال ۴۶: حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے کس عبادت کے ذریعے رہائی ملی

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) تلاوت

جواب: نماز کی صورت میں تسبیح۔

سوال ۴۷: قرآن مجید میں سات سو مقامات پر اقامت صلوۃ کا ذکر ہے۔ کوئی سے دو مقام بتائیں؟

جواب: (۱) قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (۲) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

سوال ۴۸: بندے کو اپنے رب سے سب سے زیادہ قرب کس عبادت کے ذریعے نصیب

ہوتا ہے؟ (۱) روزہ (۲) نماز (۳) حج (۴) زکوٰۃ

جواب: نماز کے ذریعے

سوال ۴۹: نماز پنجگانہ فرض ہے۔ کوئی ایسی نماز بتائیں جو واجب ہو؟

جواب: نماز وتر واجب ہے۔

سوال ۵۰: شب معراج کو شروع میں کتنی نمازیں فرض ہوئیں جو بعدازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بارگاہ الوہیت سے کم کرائی گئیں (۱) ۳۰ (۲) ۴۰ (۳) ۵۰

جواب: شروع میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر نو چکر لگے جس سے پانچ نمازیں رہ گئیں۔

دوسرا باب

شرائط نماز

جز اول

سوال ۱: شرائط نماز کونسی ہیں؟

جواب: پانچ ہیں۔ (۱) طہارت (جسم، لباس اور جگہ کی پاکی) (۲) ستر (۳) استقبال قبلہ (۴) وقت نماز (۵) نیت

سوال ۲: شرط کسے کہتے ہیں؟

جواب: شرط کا لفظی معنی ہے علامت۔ اصطلاح میں شرط اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے متعلق ہو اور اس چیز کی صحت کا دارومدار اس دوسری چیز پر ہو۔ جیسے نماز کے لیے نیت شرط ہے۔

سوال ۳: طہارت میں تین چیزوں کی پاکی شامل ہے۔ جسم اور لباس کی پاکی، تیسری چیز آپ بتائیں؟

جواب: جگہ کی پاکی

سوال ۴: نیت سے کیا مراد ہے۔ نیت دل میں کی جائے گی یا زبان سے؟

جواب: نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ لیکن زبان سے سنت ہے۔

سوال ۵: حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک جہاد کی صف بندی کے وقت۔ دوسری چیز کیا ہے؟ (اس کا تعلق نماز سے ہے)

جواب: اقامت نماز کے وقت

سوال ۶: وضو کے چار فرائض ہیں۔ (۱) دونوں ہاتھ دھونا (۲) دونوں پاؤں دھونا۔ باقی

دونوں فرائض آپ بتائیں؟

جواب: چوتھائی سر کا مسح کرنا اور چہرہ دھونا۔

سوال ۷: حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک وضو کی سنتیں ہیں؟

(۱) چودہ (۲) بیس (۳) پچیس

جواب: چودہ سنتیں ہیں۔

سوال ۸: وضو کرتے وقت مسواک کرنا کیسا ہے؟ (۱) فرض (۲) سنت (۳) واجب

جواب: سنت ہے۔

سوال ۹: مسواک کر کے پڑھی گئی نماز بغیر مسواک سے پڑھی گئی نماز سے ثواب میں کتنے درجہ زائد ہے؟

جواب: ۷۰ درجہ۔ یعنی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

سوال ۱۰: بے وضو شخص قرآن پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: بے وضو شخص قرآن پڑھ سکتا ہے لیکن ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

جز دوئم

سوال ۱۱: اگر نماز کے اندر قہقہہ سے ہنسا جائے تو بتائیں نماز ٹوٹے گی یا وضو؟

جواب: دونوں ٹوٹ جائیں گے۔

سوال ۱۲: ناخنوں پر نیل پالش لگانے سے وضو مکمل ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ کیونکہ نیل پالش سے ناخن کے اوپر ایک تہہ جم جاتی ہے جو نیچے پانی کو پہنچنے نہیں دیتی۔

سوال ۱۳: نماز میں مسکرانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: وضو تو نہیں ٹوٹتا البتہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سوال ۱۴: نہاتے وقت وضو کر لینے سے کیا نئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال ۱۵: بعض لوگ غسل کرتے وقت اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے کلمہ کا ورد کرتے ہیں۔ بتائیں کیا اس کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال ۱۶: ترتیب سے وضو کرنا کیسا ہے؟ (۱) فرض (۲) سنت مؤکدہ (۳) مستحب

جواب: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو میں ترتیب سنت مؤکدہ ہے۔ جبکہ صاحب قدوری کے نزدیک مستحب ہے۔

سوال ۱۷: وہ کون سا مسلمان ہے کہ چاہے جس طرح بھی سوئے' نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: نبی۔ کیونکہ انبیاء کا سونا ناقضِ وضو نہیں کیونکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔

سوال ۱۸: کن صورتوں میں وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: مُحدث (بے وضو) شخص کو ہر قسم کی نماز' سجدہ تلاوت اور قرآن مجید کو چھونے کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

سوال ۱۹: کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لیے وضو کرنا واجب ہے یا سنت؟

جواب: واجب ہے۔

سوال ۲۰: خون یا پیپ نکل کر بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن ایک صورت ایسی بھی ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ وہ صورت بتائیں؟

جواب: خون یا پیپ نکل کر آنکھ یا کان میں بہی مگر ان سے باہر نہیں آئی تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

جزدوئم

سوال ۲۱: غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) حلق تک منہ میں پانی ڈال کر کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) سارے جسم پر ایک مرتبہ پانی ڈالنا۔ بتائیں وہ کونسا غسل ہے جس میں صرف ایک ہی فرض ہے؟

جواب: وہ غسل میت کا ہے۔ اس میں پورے بدن پر پانی بہانا یہی ایک فرض ہے۔

سوال ۲۲: دنیا کے تمام پانیوں میں سے کون سا پانی افضل ہے؟

جواب: وہ پانی جو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا وہ تمام پانیوں سے افضل ہے۔

سوال ۲۳: وہ کونسا پانی ہے جو پاک ہے مگر اس سے وضو جائز نہیں؟

جواب: ''ماء مستعمل'' پاک ہے مگر اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔ (استعمال شدہ پانی کو ماء مستعمل کہتے ہیں)

سوال ۲۴: ''طہارت صغریٰ'' اور ''طہارت کبریٰ'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''طہارت صغریٰ'' سے مراد وضو اور ''طہارت کبریٰ'' سے مراد غسل ہے۔

سوال ۲۵: ''حدثِ اصغر'' اور ''حدثِ اکبر'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو لازم آتا ہے انہیں حدثِ اصغر اور جن چیزوں سے غسل لازم آتا ہے۔ انہیں حدثِ اکبر کہتے ہیں۔

سوال ۲۶: زخمی عضو کو وضو میں کیسے دھوتے ہیں؟

جواب: زخمی عضو پر پٹی یا دوائی کے اوپر صاف گیلے ہاتھوں سے مسح کرلیا جائے۔ وضو ہو جائے گا۔

سوال ۲۷: وضو کرتے وقت اعضاء کا تین مرتبہ دھونا کیسا ہے؟

(۱) فرض (۲) سنت (۳) مستحب

جواب: سنت ہے۔

سوال ۲۸: تیمّم کے فرائض کونسے ہیں؟

جواب: تین ہیں۔ (۱) نیت کرنا (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

سوال ۲۹: کیا ریت سے تیمّم کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہاں۔ تیمّم ہر اس چیز سے ہوسکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو اور وہ پاک ہو۔

سوال ۳۰: جمعہ کی نماز کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔ عیدین کی نمازوں کے لیے غسل واجب ہے یا سنت؟

جواب: سنت ہے۔

سوال ۳۱: اگر نماز کا وقت تھوڑا ہو۔ وضو کرنے سے نماز قضاء ہوسکتی ہو۔ تو کیا ایسی صورت میں تیمم کر کے نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں۔ اگر وقت نکل جائے تو نماز قضاء کرلے۔ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔

سوال ۳۲: دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں ایک، صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، دوسرا وقت آپ بتائیں؟

جواب: نماز عصر سے غروب آفتاب تک۔

سوال ۳۳: کیا نماز عصر کے بعد نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کرسکتا ہے۔ صرف نفل نماز مکروہ ہوتی ہے۔

سوال ۳۴: کیا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک فجر کی دو سنتوں اور دو فرضوں کے علاوہ کوئی اور نفل ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس وقت نوافل نہیں پڑھے جاسکتے۔ البتہ قضاء نمازیں، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔

سوال ۳۵: اذان اور اقامت کی شرعی حیثیت کیا ہے (۱) فرض (۲) سنت (۳) واجب

جواب: سنت مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی لیکن چھوڑنے کی گنجائش بھی ہو۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ ہے۔

سوال ۳۶: اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہئے۔ اللہ اکبر پر یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر؟

جواب: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر کھڑا ہونا چاہئے۔

سوال ۳۷: وضو کے بعد کی دعا بتائیں؟

جواب: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

(اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کردے)

سوال ۳۸: آنکھ دکھتے وقت آنکھ سے جو پانی بہتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا پانی نجس اور ناقضِ وضوء ہے۔ ایسی حالت میں کرتا وغیرہ سے آنسو نہیں پونچھنا چاہئے۔

سوال ۳۹: اپنی یا پرائی شرم گاہ دیکھنے سے وضوء ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹتا

سوال ۴۰: ہر نماز اپنے وقت پر ہی ادا ہوسکتی ہے لیکن ایک صورت ایسی ہے جب نماز عصر کو ظہر ہی کے وقت ادا کرنے کا حکم ہے۔ وہ صورت بتائیں؟

جواب: میدان عرفات میں ''عرفہ'' (۹ ذوالحج) کے دن حاجیوں کو حکم ہے کہ وہ عصر کی نماز ظہر کے وقت ادا کریں۔

جزء پنجم

سوال ۴۱: ایک صورت میں مغرب کی نماز' مغرب کے وقت ادا کرنا گناہ ہے۔ بتائیں؟

جواب: ''عرفہ'' (۹ ذوالحج) کے دن مزدلفہ میں حاجیوں کو مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے۔

سوال ۴۲: وہ کونسی نمازیں ہیں کہ جماعت سے پڑھی جاتی ہیں مگر ان کے لیے اذان واقامت نہیں؟

جواب: عیدین اور جنازہ کی نمازیں۔

سوال ۴۳: اگر آپ کسی ایسی جگہ چلے جائیں۔ جہاں آپ پر قبلہ سمت کا شبہ ہو جائے اور بتانے والا بھی کوئی نہ ہو تو آپ کس رخ پر نماز پڑھیں گے؟

جواب: جس طرف دل جم جائے اور پختہ رائے بن جائے اسی سمت رخ کر کے نماز پڑھی جائے گی۔

سوال ۴۴: نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا شرط ہے۔ لیکن ایک صورت ایسی بھی ہے کہ جس

طرف بھی چاہو متوجہ ہو کر نماز پڑھ لو جائز ہے۔ وہ صورت بتائیں؟

جواب: اگر کعبہ شریف کے اندر یا اس کی چھت پر نماز پڑھی جائے تو جس طرف بھی چاہو متوجہ ہو کر نماز پڑھ لو جائز ہے۔

سوال ۴۵: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک۔ یہ وقت پاکستان میں تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔

سوال ۴۶: اگر کوئی کھڑا سو جائے، تو وضو نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کوئی مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر سو گیا تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹے گا۔

سوال ۴۷: نماز کے اندر مسکرانے سے وضو یا نماز ٹوٹتی ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نماز میں کوئی مسکرایا یعنی آواز نہیں نکلی تو نہ نماز ٹوٹے گی نہ وضو البتہ اتنی آواز سے ہنسنے سے کہ خود اسے سنائی دے' نماز ٹوٹ جائے گی وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال ۴۸: غسل فرض کی صورت میں اگر نماز فجر کا وقت ختم ہو رہا ہو تو کیا تیمم سے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں۔ غسل کرے۔ پھر نماز پڑھے گا۔ خواہ قضاء ہو جائے۔

سوال ۴۹: منہ بھر کر قے آنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال ۵۰: اگر کسی نماز کی اذان غلطی سے وقت سے پہلے کہہ دی جائے کیا اسے دہرایا جائے گا یا اسی پر جماعت کھڑی کی جائے گی؟

جواب: اذان دہرائی جائے گی۔

تیسرا باب

ارکانِ نماز

جزاوّل

سوال ۱: شرائطِ نماز اور ارکانِ نماز میں کیا فرق ہے؟

جواب: شرائط کا نماز سے پہلے پایا جانا ضروری ہوتا ہے یہ نماز سے خارج ہوتی ہیں جیسے وضو نماز کے لیے شرط ہے۔ جبکہ ارکانِ نماز میں داخل ہوتے ہیں جیسے قیام و رکوع وغیرہ۔

سوال ۲: ارکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: ارکانِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز میں فرض ہیں۔

سوال ۳: نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟ (ارکانِ نماز کونسے ہیں)

جواب: سات ہیں۔ (۱) تکبیرِ تحریمہ (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا (۳) قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا (۷) نماز سے خروج

سوال ۴: قیام کس نماز میں اور کس قدر فرض ہے؟

جواب: فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے۔ جس میں قرأت ہو سکے۔

سوال ۵: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال ۶: نماز با جماعت کی صورت میں امام کو کس کس نماز میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا چاہئے؟

جواب: نماز فجر، نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور جمعہ و عیدین کی نمازوں میں

بلند آواز سے قرآن پڑھنا چاہیے۔

سوال ۷: جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں۔ کیونکہ ''جہر'' کے معنی بلند آواز سے پڑھنے کے ہیں۔

سوال ۸: نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت

جواب: واجب ہے۔

سوال ۹: واجبات نماز کی تعداد کتنی ہے؟ (۱) دس (۲) چودہ (۳) بیس

جواب: چودہ

سوال ۱۰: ''سجدۂ سہو'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: ''سہو'' کا معنی بھول ہے۔ بھول کی صورت میں جو سجدہ واجب ہوتا ہے اسے سجدہ سہو کہتے ہیں۔ بھول کر کسی واجب کو چھوڑنے یا فرائض و واجبات کی تقدیم یا تاخیر سے تشہد اور سلام کے ساتھ دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ انہیں سجدہ سہو کہتے ہیں۔

جزِ دوم

سوال ۱۱: اگر کسی نماز میں کوئی فرض رہ جائے تو کیا ''سجدہ سہو'' سے نماز ہو جائے گی؟

جواب: نہیں۔ فرض کے رہ جانے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

سوال ۱۲: اگر فرض کی نماز میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ نہ پڑھ سکے تو بتائیں سجدہ سہو سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو سے نماز ہو جائے گی۔

سوال ۱۳: اگر نماز فجر کی دو سنتیں قضاء ہو جائیں تو کب ادا کی جائیں گی؟

جواب: طلوع آفتاب کے بعد قضاء کریں گے۔

سوال ۱۴: اگر نماز تراویح سے قبل کسی نے وتر پڑھ لیے تو پھر تراویح کے بعد دوبارہ وتر پڑھنا ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب: ضروری نہیں۔

سوال ۱۵: ایسا شخص جو نماز کی جماعت میں اس وقت شامل ہوتا ہے جب امام نے ایک یا زائد رکعات مکمل کر لی ہوں تو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں۔

سوال ۱۶: ہر ایک رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دو؟

جواب: دونوں سجدے فرض ہیں۔

سوال ۱۷: اگر بڑھاپے کی وجہ سے کمر اس قدر جھک جائے یا کوئی اتنا کبڑا ہو جائے کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو کس طرح رکوع کرے گا؟

جواب: سر سے اشارہ کرے یعنی سر کو جھکا دے اس کا رکوع ہو جائے گا۔

سوال ۱۸: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو مقتدی کہتے ہیں۔ آپ بتائیں اکیلے پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: منفرد

سوال ۱۹: حالت سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھی جاتی ہیں اگر ان پر زخم ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: سر سے سجدہ کا اشارہ کر لینا ہی کافی ہے۔

سوال ۲۰: اگر آپ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں تو تعوذ اور تسمیہ میں سے کونسی چیز آہستہ پڑھیں گے اور کونسی بلند؟

جواب: دونوں چیزیں آہستہ پڑھیں گے۔

جزسوئم

سوال ۲۱: رکوع کرنا فرض ہے یا واجب؟

جواب: فرض ہے۔

سوال ۲۲: نماز کی سنتوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ چیزیں جو نماز میں حضور ﷺ سے ثابت ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر نہیں۔ انہیں سنت کہتے ہیں۔

سوال۲۳: نماز میں اگر کسی سنت فعل کو قصداً (جان بوجھ کر) چھوڑ دیا جائے تو بتائیں کیا ہوتا ہے؟ (۱) نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (۲) سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ (۳) چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہے۔

جواب: چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

سوال۲۴: قعدۂ اخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: التحیات کے آخری الفاظ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے؟

سوال۲۵: اگر نماز میں کوئی سنت رہ جائے تو بتائیں کیا ہوتا ہے؟ ۱- نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ۲- سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ ۳- نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

جواب: نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

سوال۲۶: اگر انسان کو جمائی آئے تو بایاں ہاتھ منہ پر رکھتے ہیں اگر نماز کے اندر جمائی آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اول اسے روکنا چاہئے اگر نہ رک سکے تو دایاں ہاتھ منہ پر رکھنا چاہئے۔

سوال۲۷: اگر قعدہ اخیرہ میں درود پاک کے بعد رَبِّ اجْعَلْنِیْ والی دعا یاد نہ ہو تو کونسی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا والی دعا پڑھ لے۔

سوال۲۸: حالت قیام میں نظر سجدہ کی جگہ پر رکھنا مستحب ہے۔ رکوع کی حالت میں نظر کہاں رکھی جائے گی؟

جواب: رکوع کی حالت میں دونوں قدموں کی پیٹھ پر نظر رکھنی چاہئے۔

سوال۲۹: تکبیرِ تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز ادا کرنے کے لیے نیت کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر جو اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے وہ تمام باتیں جو نماز کے منافی

ہیں، نمازی پر حرام ہو جاتی ہیں۔

سوال ۳۰: تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے بغیر قیام کے امام کے ساتھ کوئی رکوع میں مل جائے تو وہ رکعت ہوگی یا بعد میں پڑھنا پڑے گی؟

جواب: قیام فرض ہوتا ہے۔ اگر کوئی تکبیرِ تحریمہ کہتے ساتھ ہی رکوع میں چلا جائے تو وہ رکعت ادا نہیں ہوگی۔

جز چہارم

سوال ۳۱: دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ قرات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری رکعت کی قرات پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے۔ یاد رہے آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف وکلمات کا اعتبار ہے۔

سوال ۳۲: نماز میں ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: خلاف ترتیب قرآن شریف پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ والی سورہ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ والی سورہ۔

سوال ۳۳: سنت و نفل پڑھتے وقت اگر جماعت شروع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نفل شروع کر لیے تو دو رکعت پوری کر کے پھر جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر تیسری رکعت پڑھ رہا ہے تو چار رکعات مکمل کرنے کے بعد۔ جماعت میں شامل ہو۔

سوال ۳۴: اگر عصر کے فرض پڑھ لینے کے بعد جماعت شروع ہو جائے تو جماعت کے ساتھ شامل ہوا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کیونکہ باقی نمازوں میں تو نفل کی نیت سے شریک ہو سکتا ہے لیکن عصر کے بعد نفل نہیں ہوتے اس لیے شامل نہیں ہوگا۔

سوال ۳۵: وہ کون سی چار رکعت والی نماز ہے کہ جس کی تیسری رکعت میں ثناء اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: فرض اور ظہر و جمعہ کی پہلی چار رکعت والی سنتوں کے علاوہ ہر چار رکعت والی نماز کی

تیسری رکعت میں ثناء اور تعوذ پڑھنے کا حکم ہے۔

سوال ۳۶: وہ کونسا نمازی ہے جس کو پنج وقتی نماز میں الحمد شریف پڑھنا منع ہے؟

جواب: مقتدی کو الحمد شریف پڑھنا منع ہے۔

سوال ۳۷: وہ کونسی آیتیں ہیں کہ جن کو بعض نمازوں میں پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: آیات سجدہ' عیدین و جمعہ اور سری نمازوں (جن میں قرات آہستہ کی جاتی ہے) امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال ۳۸: فرض کی پہلی رکعت میں اگر سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی تو دوسری رکعت میں کونسی سورہ پڑھی جائے گی؟

جواب: دوسری رکعت میں بھی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی جائے گی۔

سوال ۳۹: ایک رکن نماز میں کتنی مرتبہ کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے؟

جواب: تین مرتبہ کھجلانے سے۔

سوال ۴۰: واجبات میں سے کوئی چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے لیکن ایک واجب ایسا ہے جس کے چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ وہ کونسا ہے؟

جواب: قرآن مجید کی سورتوں کے پڑھنے میں ترتیب واجب ہے مگر اس کے چھوٹنے سے سجدہ سہو نہیں۔ اس لیے کہ وہ واجبات تلاوت میں سے ہے۔ واجبات نماز سے نہیں۔

جزء پنجم

سوال ۴۱: امام سے پہلے ارکانِ نماز ادا کرنے والے کے لیے کیا سزا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے جو شخص امام سے پہلے (رکوع و سجدہ میں اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔ ارکان میں امام کی اقتداء ہونی چاہیے۔)

سوال ۴۲: کیا رکوع اور سجود میں تین سے زیادہ تسبیحات پڑھی جا سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: پڑھی جا سکتی ہیں۔

سوال۴۳: نماز باجماعت کے بعد ذکر بالجہر یعنی بلند آواز سے کرنا کیسا ہے؟

(۱) جائز ہے (۲) بدعت ہے (۳) مکروہ ہے

جواب: جائز ہے۔ مسنون ہے۔

سوال۴۴: ایک شخص کو پیشاب کی بیماری ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ابھی قطرہ باقی ہے۔ اور کبھی وضو کرنے کے بعد شک گزرتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے۔ ایسا بار بار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو کیا کرنا چاہیۓ؟

جواب: ایک دفعہ صحیح طرح وضو کر کے نماز پڑھے۔ نماز ہو جائے گی۔

سوال۴۵: نماز میں تشہد کے مرحلے میں شہادت کی انگلی اٹھانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: نماز میں ایسا کرنا سنت ہے۔

سوال۴۶: سجدہ کی حالت میں مرد کا زمین پر کہنیاں بچھانا کیسا ہے؟

(۱) جائز ہے (۲) مکروہ تحریمی ہے

جواب: مکروہ تحریمی ہے۔

سوال۴۷: اگر کسی کی نماز فجر قضاء ہو جائے اور اسی روز زوال سے پہلے سنت اور فرض ادا نہ کر سکے تو پھر زوال کے بعد اس کی قضاء کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: زوال کے بعد صرف فرض کی قضاء کرے گا۔

سوال۴۸: تکبیرِ تحریمہ کے وقت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

جواب: دونوں کانوں تک اٹھائے جائیں۔

سوال۴۹: اگر نماز کے قیام کے دوران کھڑا کھڑا سو جائے اور سوئے سوئے قرات کی تو کیا خیال ہے۔ قرات ہو جائے گی یا دوبارہ قرات پڑھنی پڑے گی؟

جواب: دوبارہ قرات پڑھے گا۔

سوال۵۰: نماز کس صورت میں ساقط ہو سکتی ہے؟

جواب: جب تک انسان میں ہوش ہو نماز ساقط نہیں ہو سکتی۔

چوتھا باب

اقسامِ نماز

جزءاول

سوال ۱: نفلی نمازیں کتنی ہیں چند ایک کے نام بتائیں؟

جواب: نفلی نمازیں بہت سی ہیں۔ اوقات ممنوعہ کے علاوہ آدمی جتنے چاہے نوافل پڑھ سکتا ہے۔ چند نفلی نمازیں درج ذیل ہیں۔

(۱) نماز اشراق (۲) نماز تہجد (۳) نماز تسبیح (۴) نماز تحیۃ الوضوء (۵) نماز حاجت وغیرہ

سوال ۲: جمعہ کی نماز فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے لہٰذا اس کا منکر کافر ہے۔

سوال ۳: نماز جمعہ کی صحت کے لیے چھ شرطیں ہیں؟ (۱) شہر یا مضافات شہر (۲) سلطان و حاکم (۳) وقت ظہر' باقی تین شرطیں آپ بتائیں؟

جواب: (۱) خطبہ نماز سے پہلے ہو (۲) اذنِ عام (۳) جماعت' امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی ہوں۔

سوال ۴: جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: دونوں خطبوں کے درمیان' تین آیتوں کے پڑھنے کے برابر بیٹھنا سنت ہے۔

سوال ۵: جمعہ کے موقع پر کل کتنی سنتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دس سنتیں۔ نماز جمعہ سے پہلے چار' فرضوں کے بعد چار اور پھر دو سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سب سنت مؤکدہ ہیں۔

سوال ۶: عیدین کی نمازوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت

جواب: واجب

سوال ۷: وہ شخص جس پر نماز جمعہ واجب ہے کیا اس پر عیدین کی نماز بھی واجب ہوگی یا نہیں؟

جواب: جس پر جمعہ واجب ہوتا ہے اس کے لیے نماز عیدین بھی واجب ہوتی ہے۔

سوال ۸: نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنی چاہئے اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو پھر کیا کیا جائے۔

جواب: کوئی اور دعا مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لی جائے۔

سوال ۹: اگر مقتدی نے دعائے قنوت نہ پڑھی ہو اور امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

سوال ۱۰: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر درود شریف پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر اتنا پڑھ لیا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدہ سہو واجب ہے کیونکہ تیسری رکعت کے قیام میں دیر ہوگئی۔ اگر اتنی دیر سکوت کر لیا پھر بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

جزدوئم

سوال ۱۱: اگر خطبہ جمعہ شروع ہو جائے اور آپ سنتیں ادا کر رہے ہوں تو اس وقت سنتیں توڑ کر خطبہ کی سماعت کرنا چاہئے یا سنتیں مکمل کر لینی چاہئے؟

جواب: سنت مکمل کر کے پھر خطبہ کی سماعت ہونا چاہئے۔

سوال ۱۲: وہ کونسی صورت ہے کہ مسافر ایک شہر میں کئی مہینے ٹھہرا مگر اس پر چار رکعت والی نماز کو دو ہی پڑھنا واجب ہوا۔ حالانکہ ۱۵ دن یا زائد کی نیت ہو تو چار رکعت والی نماز دو نہیں پڑھنا ہوتی؟

جواب: اگر مسافر نے ۱۵ دنوں سے کم کی نیت کی۔ اس کا کام نہ ہوا۔ پھر اس نے ۱۵ سے کم دنوں کی نیت کی۔ اس طرح کئی مہینے ٹھہرنے سے بھی نماز قصر واجب نہ ہوئی۔

سوال ۱۳: نماز مغرب کے تین فرض حالت سفر میں کتنے پڑھے جائیں گے؟

(۱) دو رکعت (۲) تین رکعت (۳) چار رکعت

جواب: تین رکعت۔ کیونکہ قصر صرف چار رکعت والی نماز میں ہوتی ہے۔

سوال ۱۴: وہ کونسی چار رکعت والی نماز ہے جسے مسافر کو قصر کرنا منع ہے؟

جواب: چار رکعت سنت ہے جسے مسافر کو قصر کرنا منع ہے۔ موقع ہو تو پوری چار پڑھے ورنہ سب معاف۔

سوال ۱۵: اگر کسی جگہ ''مسافر'' چار رکعت والے فرضوں میں ''مقیم'' امام کا مقتدی بن گیا تو وہ کتنی رکعت پڑھے گا؟

جواب: امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھے گا۔

سوال ۱۶: اگر مسافر چار رکعت والی نماز میں امام بن گیا۔ اس کے پیچھے مقتدی مقیم ہیں تو امام کتنی رکعات پڑھے گا اور مقتدی کتنی رکعات پڑھیں گے؟

جواب: امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے گا جبکہ مقتدی بقیہ رکعات مکمل کریں گے۔

سوال ۱۷: اگر مسافر حالت سفر میں چار رکعت والی نماز میں قصر کی بجائے چار ہی ادا کرتا ہے تو اسے (۱) ثواب ہوگا (۲) گناہ ہوگا (۳) نہ ثواب ہوگا نہ گناہ ہوگا۔

جواب: گناہ ہوگا۔

سوال ۱۸: شرعی مسافر کب بنتا ہے (۱) ۴۰ میل (۲) ۵۴ میل (۳) ۶۰ میل

جواب: ۵۴ میل کے سفر پر جب روانہ ہوتا ہے۔

سوال ۱۹: مسجد میں داخل ہوتے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱) تحیۃ الوضوء (۲) تحیۃ المسجد (۳) نماز مسجد؟

جواب: تحیۃ المسجد۔

سوال ۲۰: جب سورج طلوع ہو جائے اس وقت سے لے کر اس کے بلند ہونے تک دو یا چار رکعت جو نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: نماز اشراق

جز سوئم

سوال ۲۱:صلوٰۃ اللیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: رات کو بعد نماز عشاء جو نفل پڑھے جائیں۔ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔

سوال ۲۲: نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور اس کی رکعتیں کتنی ہیں؟

جواب: فرض عشاء کے بعد سو جائے اور سونے کے بعد رات میں طلوع فجر سے پہلے جب بھی اٹھے تہجد کا وقت ہے۔اس کی کم از کم رکعات دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہیں۔

سوال ۲۳: اگر کوئی شخص ساری رات نوافل پڑھتا رہتا ہے تو اس کے یہ نوافل تہجد بن سکیں گے یا نہیں؟

جواب: اس کے نوافل تہجد نہیں بن سکیں گے کیونکہ تہجد کے لیے سو کر اٹھنا شرط ہے۔

سوال ۲۴: صلوٰۃ التسبیح کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: یہ ہر غیر مکروہ وقت میں پڑھی جا سکتی ہے۔بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

سوال ۲۵: صلوٰۃ التسبیح کی ایک رکعت میں تسبیحات کی تعداد کیا بنتی ہے؟

(۱) ساٹھ (۲) پچھتر (۳) اسی

جواب: پچھتر (۷۵)

سوال ۲۶: صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات کی ٹوٹل تعداد کتنی بنتی ہے۔

(۱) دو سو (۲) تین سو (۳) چار سو

جواب: تین سو۔

سوال ۲۷: صلوٰۃ الاوابین کب پڑھی جاتی ہے۔

(۱) سورج طلوع ہونے کے بعد (۲) نماز ظہر کے بعد (۳) نماز مغرب کے بعد

جواب: نماز مغرب کے بعد

سوال ۲۸: وہ کونسے لوگ ہیں جن پر نمازوں کی قضا واجب نہیں؟

جواب:(۱) مجنوں کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں۔اچھا ہونے کے بعد قضاء واجب نہیں (۲) ایسا مریض جو اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔اگر یہ حالت پورے چھ برس تک رہے تو اس مدت میں فوت ہونے والی نمازوں کی قضاء نہیں

سوال ۲۹: حالت سفر میں فوت ہونے والی نماز کی قضاء اگر حالت اقامت میں پڑھی ہو تو بتائیں چار رکعت والی نماز کو چار ہی پڑھا جائے گا یا دو؟

جواب: دو پڑھی جائیں گی۔

سوال ۳۰: آپ بتائیں کہ سجدہ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا ہر نماز میں؟

جواب: فرض ونوافل دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔جس نماز میں بھی واجب ترک ہوگا سجدہ سہو واجب ہوگا۔

جز چہارم

سوال ۳۱: اگر چار رکعت والی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فرض یا واجب نماز میں قعدہ اولیٰ بھول جائے تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔اگر نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔

سوال ۳۲: اگر امام سے سہو ہو تو مقتدی پر بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن مقتدی کو سہو ہوا تو بتائیں پھر مقتدی پر سجدہ سہو ضروری ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو نہیں ہوگا۔

سوال ۳۳: اگر کسی شخص پر سجدہ سہو واجب ہوا اور کرنا بھول گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر سلام پھیرتے ہی سجدہ سہو یاد آگیا تو سجدہ سہو کرے ورنہ بعد میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

سوال ۳۴: بتائیں دو سجدے کس کے ہوتے ہیں سجدہ تلاوت کے یا سجدہ سہو کے؟

جواب: سہو کی صورت میں دو سجدے کرنے پڑتے ہیں۔

سوال ۳۵: سجدہ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے اور اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ جائے۔

سوال ۳۶: مسافر نے چار رکعت والی نماز پوری پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قصداً پڑھی تو گنہگار ہوگا اگر سہواً (یعنی بھول کر) پڑھی تو آخر میں سجدہ سہو کرے دو فرض ہو جائیں گے اور باقی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔

سوال ۳۷: اگر مقیم شخص مسافر امام کی اقتداء کرے تو چار رکعت والی نماز کیسے پڑھے گا؟

جواب: مسافر امام دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے گا۔ جبکہ مقیم مقتدی قعدہ اولیٰ کے بعد کھڑا ہو جائے گا۔ اور بقیہ دو رکعتیں پوری کرے گا۔ ان رکعتوں میں بقدر فاتحہ چپ رہے گا قرات نہیں کرے گا۔

سوال ۳۸: نماز عید کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے؟

جواب: نماز عید کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔

سوال ۳۹: ''تکبیراتِ تشریق'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر فرض پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے تکبیرات کہنا تکبیرات تشریق کہلاتا ہے۔

سوال ۴۰: تکبیر تشریق کونسی ہے؟

جواب: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد ۔

سوال ۴۱: چار رکعات سنت غیر مؤکدہ میں تیسری رکعت میں ثناء اور تعوذ پڑھا جائے گا یا نہیں؟

جواب: سنت غیر مؤکدہ ہو یا نوافل ہوں تیسری رکعت کی صورت میں ثناء بھی پڑھی جائے گی اور تعوذ بھی۔

سوال ۴۲: چار رکعات سنت غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھا جائے

گایا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک؟

جواب: یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ تک کیونکہ غیر مؤکدہ سنتیں نوافل کی طرح ہوتی ہیں۔

سوال ۴۳: تحیۃ الوضوء سے کیا مراد ہے؟

جواب: وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا تحیۃ الوضو کہلاتا ہے۔

سوال ۴۴: ماہ رمضان میں بیس تراویح کے ادا کرنے کا عمل کس خلیفہ کے دور میں شروع ہوا۔ (۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں۔

سوال ۴۵: جمعہ کا خطبہ جماعت سے پہلے ہوتا ہے عیدین کا خطبہ کب ہوتا ہے؟

جواب: عیدین کا خطبہ جماعت کے بعد ہوتا ہے۔

سوال ۴۶: مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کیوں نہیں پڑھتا؟

جواب: اس لیے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سننا چاہئے یہ قرآن کا حکم ہے مزید یہ کے جماعت میں امام کی قرات مقتدی کی قرات ہوتی ہے۔

سوال ۴۷: بتایئے کہ پنجگانہ نمازوں میں سے کس کس نماز میں قصر کی جائے گی یعنی دو رکعت پڑھی جائیں گی؟

جواب: ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں۔

سوال ۴۸: جس شخص نے عشاء تنہا پڑھی اور تراویح اور وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

سوال ۴۹: مسجد میں دوبارہ جماعت قائم کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مسجد کسی شارع عام اسٹیشن یا لاری اڈا پر ہوتو دوسری جماعت درست ہے۔

سوال ۵۰: نماز وتر کے پہلے قعدہ میں التحیات عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھ کر کھڑا ہونا چاہئے یا درود پاک اور دعا بھی پڑھنی چاہئے؟

جواب: صرف عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھ کر کھڑا ہوجانا چاہئے۔

پانچواں باب

متفرقاتِ نماز

جز اول

سوال نمبر۱-وُضو اور وَضو میں کیا فرق ہے؟

جواب-وُضو (واؤ کی پیش کے ساتھ) کا مطلب ہے "پاکی وطہارت حاصل کرنا" جبکہ وَضو (واؤ کی زبر کے ساتھ) کا معنی ہے "وہ پانی جس سے وضو کیا جائے"۔

(الماء الّذی یتوضأ بہٖ)

سوال نمبر۲-غسل کرتے وقت باتیں کرنا کیسا ہے؟

جواب-مکروہ ہے' کیونکہ انسان اس وقت ننگے جسم سے ہوتا ہے اور ایسی حالت میں کلام کرنا جائز نہیں' اسی طرح غسل کرتے وقت دعا اور ورد بھی نہیں کرنا چاہیے۔

سوال نمبر۳- اگر کوئی شخص حالت جنابت میں صبح اٹھتا ہے۔ غسل کرنے کی صورت میں نماز قضا ہونے کا امکان ہو تو کیا تیمّم کرکے نماز ادا کرسکتا ہے؟

جواب-نہیں' پہلے غسل کرے پھر نماز ادا کرے۔ اگر نماز کا وقت ختم ہو جائے تو قضا کرے۔

سوال نمبر۴-کون کونسے اشخاص قرآن حکیم کو چھو نہیں سکتے؟

جواب-۱-جُنبی ۲-حیض ونفاس والی عورت

۳- بے وضو شخص ۴- غیر مسلم

قرآن حکیم میں ارشاد ہے لایمسہ الا المطھرون (الواقعہ۵۶:۹۷) اس آیت میں مطھرون سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہر چھوٹے اور بڑے حدث سے پاک ہوں۔

سوال نمبر ۵- بعض لوگ جنازہ کی نماز میں جوتا نہیں اتارتے یہ کیا ہے؟

جواب- اگر جوتوں کی طہارت کا یقین ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ اتار کر پڑھیں بہتر یہ ہے کہ جوتا اتار کر نماز پڑھی جائے۔

سوال نمبر ۶- سنت غسل کونسے ہیں؟

جواب- پانچ ہیں: ۱- جمعہ کی نماز کے لئے ۲- عیدین کی نماز کے لئے
۳- احرام عمرہ کیلیے ۴- احرام حج کے لئے ۵- وقوف عرفات کے لئے

سوال نمبر ۷- طلوع، غروب اور زوال کے علاوہ وہ کونسے اوقات ہیں جب نفل نماز جائز نہیں ہوتی۔

جواب- ۱- صبح صادق سے طلوع آفتاب تک
۲- نماز عصر سے غروب آفتاب تک
۳- خطیب کے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہو جانے کے بعد

سوال نمبر ۸- کس صورت میں نماز فجر کی قضا صرف فرض کی ہوگی اور کس صورت میں سنت اور فرض دونوں کی ہوگی؟

جواب- اگر استواء (یعنی زوال سے قبل) پڑھیں گے تو فرض اور سنت دونوں قضاء کریں گے اور اگر زوال کے بعد قضا کریں گے تو صرف فرض پڑھیں گے۔

سوال نمبر ۹- اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے ساتھ کیسے کھڑا ہوگا؟

جواب- امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا اگر دوسرا مقتدی آجائے تو وہ پہلے مقتدی کو پیچھے کھینچ لے

سوال نمبر ۱۰- ایک بہت بوڑھا شخص جسے "شیخ فانی" کہتے ہیں، کیا وہ روزوں کی طرح اپنی نمازوں کا بھی کفارہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب- بوڑھا بحالت ہوش وحواس اپنی نمازوں کا کفارہ نہیں دے سکتا۔ خود ہی ادا کرے خواہ اشارہ ہی سے ادا کرنے پر قادر ہو۔

جزدوئم

سوال نمبر۱۱- سجدہ کی حالت میں سات ہڈیاں زمین پر رکھی جاتی ہیں۔ بتائیں کون کونسی؟

جواب- پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارے حالت سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا زمین سے اٹھانا جائز نہیں۔ نیز انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا سنت ہے۔

سوال۱۲- ماہ رمضان میں عشاء کے فرض تنہا ادا کرنے والے کیا وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یانہیں؟

جواب- ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر۱۳- نماز تراویح میں قرآن پاک ختم کرنا کیا ہے؟

جواب- ایک مرتبہ پڑھنا سنت' دومرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ پڑھنا افضل ہے۔

سوال نمبر۱۴- مُدرِك ' مَسْبُوق اور لاحق تینوں مقتدی ہیں' ان میں فرق بتائیں۔

جواب- مدرک وہ شخص ہے جس نے اول سے آخر تک پوری نماز امام کے ساتھ ادا کی۔
مسبوق وہ ہے جس کی اقتداء سے پہلے امام سب یا بعض رکعات پڑھ چکا ہو۔
لاحق وہ ہے جس کی' بعد اقتداء تحریمہ' کل یا بعض رکعات کسی عذر (مثلاً حدث یا سو جانا) سے فوت ہو جائیں۔

سوال نمبر۱۵- کیا فرض اور وتر کیلئے ایک امام ضروری ہے یا دو امام بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جواب- دو امام بھی پڑھا سکتے ہیں ضروری نہیں کہ جس نے فرض کی امامت کی ہے وہی وتر کی امامت کرے۔

سوال نمبر۱۶- کیا نابینا شخص کسی مسجد کا مستقل امام بن سکتا ہے؟

جواب- اگر نابینا شخص صحیح العقیدہ' مسائل شرع سے واقف' نیک اور جسم ولباس کو صاف ستھرا رکھنے والا ہے تو اس کی امامت بالکل درست ہے۔ مگر وہ نابینا جو نجاست سے نہ بچتا ہو' اس کی امامت درست نہ ہوگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دو

نابینا صحابہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کو خود امام مقرر فرمایا تھا جس سے نابینا کی امامت کی جواز کا ثبوت ملتا ہے۔

سوال نمبر ۱۷۔ نماز تراویح کی بیس رکعات کے متعلق بتائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ادا فرمائی یا خلفاء راشدین نے شروع کی؟

جواب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین دن نماز تراویح ادا فرمائی' پورا ماہ رمضان بیس تراویح کا عمل حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شروع ہوا آپ نے 20 تراویح پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔

سوال نمبر ۱۸ نماز عیدین کا کیا طریقہ ہے؟

جواب دو رکعت واجب نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ زیر ناف باندھے۔ ثناء کے بعد امام کے ساتھ تین تکبیریں کہے دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے جبکہ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ دوسری رکعت میں امام فاتحہ اور دیگر کوئی سورۂ مبارکہ یا آیات پڑھنے کے بعد تین اضافی تکبیریں کہے گا مقتدی اس کی اتباع کرے گا۔ چوتھی تکبیر کے ساتھ مقتدی رکوع میں چلا جائے گا۔ عیدین کا خطبہ نماز عیدین کے بعد ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۹۔ نماز قصر کے متعلق ائمہ فقہ کے اقوال بیان کریں۔

جواب۔۱۔ احناف کے نزدیک مسافر کے لئے فرض نماز میں قصر واجب ہے۔

۲۔ مالکیہ کے نزدیک قصر نماز سنت مؤکدہ ہے۔

۳۔ شوافع کے نزدیک مسافر کے لیے قصر بھی جائز ہے اور مکمل نماز ادا کرنا بھی جائز ہے۔

۴۔ حنابلہ کے نزدیک مسافر قصر کر سکتا ہے لیکن پوری نماز پڑھنا افضل ہے۔

سوال نمبر ۲۰۔ بتایئے قصر کس میں کی جائے گی فرائض' سنت یا نوافل میں؟

جواب۔ فرائض میں قصر کی جائے گی۔ چار رکعات والی نماز دو کی صورت میں ادا کی جائے گی جبکہ سنن و نوافل کی دو صورتیں ہیں۔ خوف کی حالت میں سنن و نوافل ادا نہیں

کیے جائیں گے جبکہ حالت امن میں بقیہ پوری نماز ادا کی جائے گی۔ سنت ونوافل میں قصر نہیں کی جاسکتی۔

جز سوئم

سوال نمبر۲۱-نماز قصر کے متعلق قرآن وحدیث سے حوالہ دیں۔

جواب-(۱) قرآنی فرمان:

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ

(النساء۴:۱۰۱)

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو (یعنی چار رکعات فرق کی جگہ پر دو رکعات پڑھو)۔''

(۲) حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، امام مسلم علیہ الرحمۃ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت لکھی ہے کہ'' ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ کی طرف سفر پر نکلے تو آپ (چار رکعات فرض کی جگہ) دو دو رکعات پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ واپس آئے۔''

سوال نمبر۲۲-امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی دلیل کیا ہے؟

جواب-(۱) قرآن: بد میں ارشاد گرامی ہے۔

وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(الاعراف۷:۲۹۶)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

(۲) سنن ابن ماجہ میں ہے۔

عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ

''جس کا امام ہے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے''

سوال نمبر ۲۳- اگر کوئی شخص نماز میں سورۂ فاتحہ چھوڑ کر کوئی اور سورۃ پڑھتا ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب- نماز میں مطلق قرآن پاک پڑھنا فرض ہے جبکہ فاتحہ واجب

حدیث پاک میں ہے: لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحہ''

اگر فاتحہ کے علاوہ قرآن پڑھا تو فرض ادا ہوگیا' واجب رہ گیا۔ اگر غلطی سے ایسا کیا تو سجدۂ سہو سے نماز درست ہو جائے گی اور اگر کسی نے جان بوجھ کر فاتحہ چھوڑی تو نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

سوال نمبر ۲۴- اگر کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ مل جائے تو اس کی وہ رکعت مکمل ہو جاتی ہے' اس کی دلیل کیا ہے۔

جواب- سنن ابی داؤد میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من ادرك ركعه فقدادرك الصلوٰة

''جس نے رکوع پالیا اس نے نماز (رکعت) پالی

سوال نمبر ۲۵- کیا محراب مسجد کا حصہ ہے یا نہیں اور اس میں معتکف جا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب- محراب مسجد کا حصہ ہے۔ اگر معتکف اس میں چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال نمبر ۲۶- کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد میں محراب بنائی تھی یا نہیں۔

جواب- نہیں' بلکہ سب سے پہلے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں محراب تعمیر کرائی۔

سوال نمبر ۲۷- نماز جنازہ کس شخص کی درست ہے؟

جواب- جو مسلمان' پیدا ہونے کے بعد مرے' خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا' امیر ہو یا غریب آزاد ہو یا غلام' نیک ہو یا بد۔

سوال نمبر ۲۸- نماز جنازہ میں واجب اور سنت امور کون کونسے ہیں؟

جواب- میت کے لئے دعا کرنا واجب ہے جبکہ ثنا اور درود پاک پڑھنا سنت ہے۔

سوال نمبر ۲۹- اگر کسی کی نماز جنازہ' اس کے غسل سے پہلے پڑھ لی تو کیا کیا جائے گا۔

جواب- بعد غسل کے دوبارہ پڑھی جائے گی۔

سوال نمبر ۳۰- اگر کسی مسلمان کو بغیر غسل اور نماز جنازہ کے دفن کر دیا جائے تو کیا اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

جواب- جب تک اس کی میت کے گلنے سڑنے کا یقین نہ ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

جز چہارم

سوال نمبر ۳۱- میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھنا چاہیے۔

جواب- یہ پڑھیں :بسم اللّٰہ و باللّٰہ و علی ملة رسول اللّٰہ و صلی اللّٰہ علیہ وسلم

سوال نمبر ۳۲- کسی مسلماں بھائی کے پاس تعزیت کے لئے جائیں تو کونسے کلمات کہنے چاہئیں۔

جواب- اعظم اللّٰہ اجرك واحسن عزاك و غفر لمیتك

''اللہ تعالٰی تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے۔''

سوال نمبر ۳۳- کیا کوئی غیر محرم شخص کسی عورت کا جنازہ اٹھا سکتا ہے اور اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

جواب- غیر محرم شخص، عورت کا جنازہ اٹھا سکتا ہے لیکن اس کے چہرہ کو دیکھنا جائز نہیں، جس طرح زندگی میں غیر محرم کا چہرہ دیکھنا ناجائز ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی۔

سوال نمبر ۳۴- کیا زوجین میں سے کوئی دوسرے کی میت کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب- مرد اپنی بیوی کی میت کو غسل نہیں دے سکتا اور نہ ہی اس کے بدن کو بلا حائل چھو سکتا ہے، مگر بیوی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتا ہے۔

سوال نمبر ۳۵- کیا دو فرض نمازوں کو ایک اذان اور اقامت سے پڑھا جا سکتا ہے نیز یہ بھی بتائیں کہ کس صورت میں دو فرض نمازوں کو ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب- (۱) عرفہ کے دن مزدلفہ میں مغرب اور عشا (دو فرض نمازیں) کو ایک ہی اذان اور اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے۔

(۲) عرفہ کے دن میدان عرفات میں ظہر اور عصر (دو فرض نمازیں) ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کا حکم ہے۔

سوال نمبر ۳۶- عورت کی نماز، مرد کی نماز سے کن امور میں مختلف ہے؟

جواب- (۱) عورت نیت کرتے وقت اپنی چادر سے ہاتھ نکالے بغیر تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھائے گی۔

(۲) دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پہ رکھے، مرد کی طرح انگوٹھے کا حلقہ بنا کر کلائی کو نہ پکڑے۔

(۳) رکوع میں اتنی جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی رہیں۔

(۴) سجدہ میں پیٹ، ران، بازو اور بغل سب کو ملائے رکھے اور حالت سجدہ میں کہنیوں کو زمین پر بچھائے۔

(۵) حالت قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے۔

سوال نمبر ۳۷- نماز فجر کی چار رکعات ہیں جبکہ نماز عشاء کی سترہ اس فرق کی سائنسی حکمت بیان کریں:

جواب- نماز فجر رات بھر کے آرام وسکون کے بعد ہوتی ہے۔ اس وقت انسان خالی پیٹ ہوتا ہے۔ اس کے اعضاء سست اور مضمحل ہوتے ہیں، اسے تھوڑی رکعات کا پابند کیا گیا ہے۔ عشاء کی نماز چونکہ سونے کے بعد ہوتی ہے۔ انسان نے رات کا کھانا کھایا ہوتا ہے۔ کھانا کو ہضم کرنے کے لیے جسم کی حرکات کی زیادہ ضروری ہوتی ہے۔ اس لیے فجر کی رکعات تھوڑی اور عشاء کی زیادہ رکھی گئی ہیں۔

سوال ۳۸- سجدہ کے طبی فوائد کیا کیا ہیں۔

جواب- جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں کی طرف خون کی گردش زیادہ ہو جاتی ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف اتنا زیادہ نہیں

جاتا' جتنا حالتِ سجدہ میں دماغ' دماغی اعصاب' آنکھوں اور سر کے دیگر حصوں کی طرف گردش خون متوازن ہو جاتی ہے۔ جس سے دماغ اور نگاہ تیز ہو جاتی ہے۔ اس سے انساں سکون اور اطمینان محسوس کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۹- نماز سے قبل مسواک کرنے کی چند حکمتیں بیان کریں؟

جواب- (۱) بندۂ مومن' نماز کے ذریعے رب تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا منہ صاف ہونا چاہیے۔ منہ کی اس صفائی کے لیے مسواک کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۲) کھانا کھانے کے بعد خوراک کے کچھ ذرات دانتوں میں باقی رہ جاتے ہیں۔ اگر ان ذرات کے ساتھ نماز پڑھی جائے گی تو نماز کے خشوع وخضوع میں فرق آئے گا۔ نیز یہ ذرّات زیادہ دیر تک دانتوں میں رہنے سے مضرِ صحت بن جاتے ہیں۔

(۳) مسواک کے بغیر منہ کی بو صحیح طور پر ختم نہیں ہوتی۔ اس سے باقی لوگوں اور نمازیوں کو کراہت اور نفرت ہوگی۔ مسواک اس کراہت کے سبب کو ختم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۴۰- اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی اور نماز میں مٹھاس کا مزہ آتا رہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب- اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ البتہ اگر تل کے برابر صفائی یا کوئی اور چیز حالت نماز میں' باہر سے منہ میں آ گئی اور اس کو چبا کر نگل گیا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

جزء پنجم

سوال نمبر ۴۱- نماز جنازہ کے کیا کیا رکن ہیں؟

جواب- دو ہیں (۱) چار تکبریں' جو چار رکعتوں کے قائم مقام ہیں' (۲) کھڑا ہونا۔ بلا عذر بیٹھ کر نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں۔

سوال نمبر ۴۲- کیا زیارت قبور شرعاً جائز ہے؟

جواب- ہاں نہ صرف جائز ہے بلکہ مسنون ہے۔ ابتدائے اسلام میں لوگ چونکہ نئے نئے

زمانہ جاہلیت سے نکلے تھے۔ لہٰذا قبروں پر سینہ کوبی بال نوچنا' بین کرنا' منہ اور سر پر طمانچے مارنا' اور ناجائز کلمات زبان سے ادا کرنا جیسے امور کا ارتکاب کیا جاتا تھا ۔لہٰذا مردوں عورتوں کو قبروں پر جانے سے منع کر دیا۔ بعد ازاں نگاہ مصطفےٰ ﷺ اور محبت مصطفےٰ سے اہل ایمان کی تربیت ہوگئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها.

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے (پہلے) منع کیا تھا۔ اب ان کی زیارت کیا کرو۔''

حضور نبی اکرم ﷺ خود بھی شہداء کی قبروں پر جایا کرتے تھے۔ لہٰذا اب زیارت قبور مسنون ہے۔

سوال ۴۳- سجدہ تلاوت کی نیت کیسے کی جاتی ہے اور ادائیگی کیسے؟

جواب- اس طرح کہ میں سجدہ کرتا ہوں اللہ کے واسطے آیتِ تلاوت کا' اللہ اکبر اور اس سجدہ کے اندر وہی تسبیح جو نماز کے سجدوں میں پڑھی جاتی ہے۔ (سبحان ربی الاعلیٰ) تین مرتبہ پڑھے۔

سوال نمبر ۴۴- سجدہ تلاوت کو بعد وجوب' دیر سے ادا کرنا کیسا ہے؟

جواب- نماز کے اندر اگر سجدہ واجب ہوا ہے تو تاخیر مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر خارج نماز میں ہے تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔

سوال نمبر ۴۵- سجدۂ شکر کیا ہے اور اسے کب ادا کیا جائے۔

جواب- صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک عبادت ہے اس پر ثواب ملتا ہے جس وقت کوئی نعمت ظاہر ہو' یا مصیبت دور ہو اس وقت مثل سجدہ تلاوت کے سجدہ کرے۔

سوال ۴۶- جمعہ کے دن وہ کونسی ساعت ہے جس میں دعا بہت زیادہ قبول ہوتی ہے؟

جواب- اس ساعت کے متعلق کثیر اقوال ہیں۔ دو اقوال زیادہ مستند ہیں ایک قول کے مطابق جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان' دوسرا قول ہے عصر سے شام تک کا وقت ہے۔

سوال ۴۷-عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں ہوتی ہیں۔اگران میں کمی بیشی ہو جائے تو سجدہ سہو لازم آئے گا یا نہیں؟

جواب-سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔

سوال ۴۸-اگر کوئی شخص مسجد سے اذان کے بعد بغیر نماز ادا کیے چلا جائے تو کیسا ہے؟

جواب-مکروہ ہے۔

سوال ۴۹-استخارہ کا معنی ہے خیر اور بھلائی طلب کرنا۔انسان جب کوئی اہم کام کرنے کا ارادہ کرے۔اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرنا کہ میرے حق میں جو بہتر ہے اسے میرے مقدر میں کر دے۔اسے استخارہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۰-حضور ﷺ کی امت کے لیے ساری زمین مسجد ہے' کیسے؟

جواب-اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو جن خصوصیات سے نوازا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ ساری زمین آپ کے لیے مسجد بنا دی گئی ہے۔آپ سے پہلے مسجد کے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہ تھا۔اب امت محمد یہ ہر جگہ نماز ادا کر سکتی ہے سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعلت بی الارض طهورًا ومسجدًا

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے ساری زمین کو پاکیزہ اور مسجد بنایا گیا ہے''

فصلِ ثالث

فقہ و روحانیتِ نماز

(آداب)

نماز اور شرائط طہارت

(آیت طہارت کی روشنی میں)

نماز کی شرائط میں سے طہارت ایک بنیادی شرط ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص نماز میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جس طرح نماز جنت کی کنجی ہے۔ اسی طرح طہارت نماز کی کنجی ہے۔ بدن کی طہارت تین طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

(۱) وضو (۲) غسل (۳) تیمم

ان تینوں اقسام طہارت کے متعلق سورہ مائدہ کی درج ذیل آیہ کریمہ میں احکام بیان کیے گئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔(المائدہ:۶۵)

''اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔ اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفع حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے

عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اس صورت میں) پاک مٹی سے تیمّم کرلیا کرو۔ پس (تیمّم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے۔ لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے۔ تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ۔''

مذکورہ بالا آیہ کریمہ میں طہارت کی تینوں صورتوں وضوٗ غسل اور تیمّم کا بیان ہوا ہے۔ آیت کے ابتدائی حصہ (یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لے کر اَلْکَعْبَیْنِ تک) وضو کا بیان ہے۔ وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا سے لے کر فَاطَّھَّرُوْا تک غسل کا بیان ہے۔ اور اِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی سے لے کر اَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ تک تیمّم کا بیان ہے۔ اس آیت کی روشنی میں ان تینوں اقسام کے فرائض درج ذیل ہیں۔

۱۔ وضو کے فرائض:

وضو کے فرائض درج ذیل ہیں۔

۱۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا

۲۔ چہرہ کا دھونا

۳۔ ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

۲۔ غسل کے فرائض

غسل کے تین فرائض ہیں

(۱) کلی کرنا:

اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ حلق تک (سوائے حالت روزہ) پانی پہنچ جائے۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا:

(اس حد تک کہ پانی ناک کے سخت حصہ تک پہنچ جائے)

(۳) سارے بدن کا دھونا:

اس صورت میں جسم کا کوئی حصہ خشک رہنا چاہیے۔ اگر کوئی ایک بال بھی خشک رہ گیا تو غسل نہیں ہوگا۔

نوٹ: ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو تو جب تک اسے اتارا نہ جائے غسل مکمل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس پالش کی تہہ کے نیچے پانی نہیں پہنچے گا اور ناپاکی دور نہ ہوگی۔

تیمّم کے فرائض:

تیمّم کے درج ذیل تین فرائض ہیں۔

۱- نیت کرنا

۲- سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا

۳- دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا

نماز کے ارکان

(قرآن کی روشنی میں)

ارکان نماز سے مراد وہ تمام بنیادی امور ہیں جن کی بجا آوری پر نماز کا کلی طور پر انحصار ہوتا ہے۔ انہیں فرائض صلوٰۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ چھ ہیں ان میں سے کوئی ایک رکن اور فرض بھی رہ جائے تو نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں۔ یہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ تکبیر تحریمہ:

نماز میں داخل ہونے کے لیے ابتدائی تکبیر کہنا۔ یہ نماز میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ اس تکبیر کے بعد وہ تمام امور جو نماز سے باہر مباح تھے حرام ہو جاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ "اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔"

۲۔ قیام یعنی کھڑا ہونا:

(قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ "اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ۔")

۳۔ قرأت:

یعنی مطلقاً قرآن حکیم پڑھنا (فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ "قرآن سے جو آسان ہو پڑھو۔")

۴۔ رکوع:

قیام اور قرأت کے بعد سر جھکا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔

(وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ "رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ")

۵-سجدہ:

زمین پر پیشانی اور ناک رکھنا (ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا ''رکوع اور سجدہ کرو'')

۶-قعدۂ اخیرہ:

دونوں سجدے کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر بیٹھنا۔

نوٹ: (۱) بعض علماء کے نزدیک خروج من الصلوۃ بضعہ بھی رکن ہے۔ یعنی نماز سے کسی عمل کے ذریعے باہر آنا اور نماز ختم کرنا۔ نمازی کا دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا۔

(۲) نماز کے ارکان اور واجبات میں یہ فرق ہے کہ اگر کوئی واجب نماز رہ جائے یا اس میں کمی بیشی ہو جائے تو سجدہ سہو سے نماز ادا ہو جاتی ہے جبکہ ارکان و فرائض میں سے کوئی رکن رہ جائے تو سجدہ سہو سے بھی نماز مکمل نہیں ہوتی۔ سجدہ سہو سے بھی صرف فرائض وارکان میں رہ جانے والے نقص یا کمی و بیشی کا ازالہ ہوسکتا ہے۔

نماز باجماعت کی اہمیت

(فرمان رسول کی روشنی میں)

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جس کی حضور ﷺ نے تاکید فرمائی لیکن چھوڑنے کی گنجائش بھی ہو۔اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ ہے۔چھوڑنے کی عادت ہو جائے تو عذاب کا مستحق ہوگا۔

نماز باجماعت سے متعلق آقائے دو جہاں' شفیع عاصیاں رسول اکرم ﷺ کے درج ذیل تین ارشادات توجہ طلب ہیں۔

(۱) الجماعة من سنن الهدى لا يتخلف عنها الامنافق۔

''نماز باجماعت ہدایت کے راستوں میں سے ایک ہے۔اس سے الگ تھلگ وہ رہے گا۔جو منافق ہے۔''

(۲) صلوٰة الجماعة تفضل صلوٰة المنفرد بسبع وعشرين درجة

''ایک نماز باجماعت' اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔''

(البخاری:۱'۹۷)

(۳) والذی نفسی بیده فقد هممت ان امر بحطب لیحطب ثم امر بالصلاة فیوذن لها ثم امر رجلًا فیوم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم ۔(البخاری:۱'۸۹)

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔پھر نماز کے لیے اذان دینے کا حکم دوں۔پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مقرر کروں' وہ امامت کرے۔پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اور ان کے سمیت ان کے مکانوں کو آگ لگا دوں۔''

نماز......تمام مخلوقات کی عبادت ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۔ (النور:۴۱)

''ہر (مخلوق) اپنی نماز اور تسبیح سے واقف ہے۔''

اس آیہ کریمہ کی روشنی میں اس معمورۂ جہاں میں بسنے والی مختلف النوع مخلوق اپنے خالق و مالک کے حضور جس عبادت میں مصروف ومشغول ہے اسے صلوٰۃ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ گویا کہ ارضی و سماوی کائنات کا ہر وجود شجر و حجر' جن و بشر اور نباتات و جمادات اپنے اپنے حال کی مناسبت سے اپنے خالق کے حضور نماز اور تسبیح میں مشغول ہے۔

نماز اصل ہے باقی تمام عبادات فرع:

نماز جامع العبادت بھی ہے اور تمام ارکان میں بمنزلہ جڑ (اصل) ہے وہ شخص جس نے ترک نماز کو اپنا شعار بنالیا اور دوسری عبادات میں مصروف رہا۔ اس کی مثال اس ناہنجار کی سی ہے جس نے درخت کی جڑ کو کاٹ کر پھینک دیا اور محض شاخوں کے بناؤ سنگار میں لگا رہا۔ حالانکہ جڑ ہی سلامت نہ رہے تو درخت کی شاخیں بھی سلامت نہیں رہ سکتیں تارک نماز لاکھ زکوٰۃ' صدقہ وخیرات اور حج کرے' بارگاہِ الوہیت میں درجہ قبولیت پر فائز نہیں ہوسکے گا۔

نماز پنجگانہ اور انبیاء کرام سے نسبت

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ اور مقبول بندوں کے اعمال و واردات کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے شرفیاب کرتے ہوئے ابدالاباد تک کے انسانوں کے لیے اپنی عبادت میں شامل کر لیتا ہے۔ نماز پنج گانہ کی نسبت بھی مختلف انبیاء کرام سے ہے۔

۱- نماز فجر:

حضرت آدم علیہ السلام نے قبول توبہ پر شکرانہ کے طور پر جب دو نفل ادا کیے تو فجر کا وقت تھا۔ یہ دوگانہ نوافل نماز فجر کی بنیاد ہے۔

۲- نماز ظہر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فدیہ عظیم قبول ہونے پر جب چار نوافل بطور شکرانہ ادا کیے تو ظہر کا وقت تھا۔ ان چار رکعات کو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لیے ظہر کے چار فرائض بنا دیا۔

۳- نماز عصر:

حضرت عزیر علیہ السلام نے سو سال تک طاری رہنے والی موت کے بعد دوبارہ حیات ملنے پر چار نوافل بطور شکریہ ادا کیے تو عصر کا وقت تھا یہ چار رکعات' نماز عصر کے فرائض قرار دیئے گئے۔

۴- نماز مغرب:

حضرت ایوب علیہ السلام نے جب طویل علالت کے بعد صحت یاب ہونے پر چار نوافل شروع کیے تو مغرب کا وقت تھا۔ آپ تین رکعات ادا کرنے کے بعد جب چوتھی

رکعت کے لیے اٹھے تو کمزوری کی بناء پر کھڑے نہ ہو سکے۔ لہٰذا انہوں نے تین رکعت پر ہی اکتفا کیا۔ ان تین رکعات کو اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لیے نماز مغرب کے لیے فرض بنا دیا۔

۵-نمازعشاء:

سید الانبیاء حضور نبی اکرم ﷺ نے جب پہلی مرتبہ نماز ادا کی تو عشاء کا وقت تھا۔ اس طرح عشاء کے چار فرائض کو سرکار دو جہاں سے نسبت ہوگئی۔

تارک نماز......ائمہ فقہاء کی نظر میں

نماز وہ بنیادی عمل ہے جو ایمان لانے کے بعد ایک مومن پر سب سے پہلے لازم آتا ہے لیکن ہم لوگ لاپرواہی اور غفلت سے نماز کو چھوڑ دیتے ہیں تارک نماز کے متعلق ائمہ فقہاء کے اقوال سنیے اور پھر اپنی حالت پر غور کریں۔

فقہ کے چار ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ:

تارک نماز کو قید کیا جائے اور اسے تعزیراً سزا دی جائے یہاں تک کہ وہ تائب ہو کر نمازبن جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ:

ان دونوں اماموں کے نزدیک جس شخص نے وقت گزر جانے کے بعد بھی فرض نماز نہ پڑھی اسے حداً قتل کر دیا جائے تاہم وہ شخص مرتد نہ ہوگا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

تارک صلوٰۃ مرتد ہے۔ اسے قتل کر دیا جائے۔

بے نماز۔ بزرگانِ دین کی نظر میں

(۱) غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

بے نماز مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

(۲) حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

بے نماز سے خنزیر بھی پناہ مانگتا ہے۔

(۳) حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے موت کے وقت اُس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔

(۴) حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

بے نماز کو قرض نہ دو کیونکہ جو شخص قرضِ خداوندی کی پروا نہیں کرتا وہ تمہارے قرض کی کیا پرواہ کرے گا۔

نماز میں اللہ کی تین محبوب ترین چیزیں

نماز اللہ اور بندے کے درمیان قرب پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ بندہ حالت نماز میں جس قدر سوز و گداز اور جذبہ و شوق پیدا کرے گا۔ اُسی قدر اسے اپنے خالق سے قرب

ملے گا۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ باری تعالیٰ نے اپنے ایک پیغمبر سے فرمایا کہ میں اپنے عبادت گزار بندے سے نماز میں تین چیزوں کا طالب ہوں۔

۱۔جسم کی نیازمندی

۲۔دل کی یکسوئی

۳۔آنکھوں سے بہنے والے آنسو

نماز میں حضوری

نماز میں حضوری سے مراد وہ آگاہی ہے جو اللہ تعالی کی عظمت و ہیبت کے ساتھ مومن کے دل میں پیدا ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں انہماک اور استغراق نصیب ہوتا ہے اور بندہ غلط وساوس اور خطرات سے بچتا ہے۔ بس دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ راست اور درست رکھنا اور یادالٰہی کو کمال تعظیم اور ہیبت ومحبت کے ساتھ تازہ کرنا نماز کا مقصود ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اقم الصلوٰۃ لذکریٰ (نماز کو میری یاد کے واسطے قائم رکھ) یادٔ غفلت کی ضد ہے تو اس آیہ شریفہ کا مطلب یہ ہوا کہ غفلت دور کر کے نماز ادا کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

منکم من یصلی الصلوٰۃ کاملۃ و منکم من یصلی الصلوٰۃ النصف والربع والخمس حتی یبلغ العشر۔

''تم میں سے بعض ایسے جو نماز کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آدھی پڑھتے ہیں، بعض چوتھائی اور بعض پانچواں حصہ، یہاں تک کہ بعض دسویں حصہ کو پہنچتے ہیں۔''

اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر نمازی کو بقدر حضور قلب، نماز کا حصہ ملتا ہے۔ جس شخص میں حضوری قدرِ زیادہ ہوگی وہ اسی قدر زیادہ نماز میں کیف وسرور سے بہرہ ور ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک حدیث پاک کے مطابق ارشاد گرامی ہے۔'' حضورِ قلب کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی۔'' اگر کوئی شخص حضور قلب سے دو رکعت

پڑھے گا اس حال میں کہ اس کی نماز میں دنیاوی وساوس وخطرات حائل نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا' اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

نماز میں حضوری پیدا کرنے کے کچھ تصورات

نماز چونکہ اپنے خالق حقیقی سے ہم کلام ہونے کا نام ہے اس لیے جو نماز دنیاوی وسوساس وخطرات اوخیالات سے جتنی پاک ہوگی۔ بارگاہ الوہیت میں اس قدر قبولیت کے درجہ پر فائز ہوگی۔ نماز میں حضوری پیدا کرنے کے لیے اور وسوساس وخطرات سے بچنے کیلئے چند تصورات حسب ذیل ہیں۔

☆ جب بندہ تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھائے تو یہ خیال کرے کہ میں اب ہر طرح کے گناہوں سے دست بردار اور کل دنیوی تعلقات سے کنارہ کش ہو رہا ہوں اور زبان سے تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے اوپر تمام خواہشات نفسانی کے حرام کرنے کا تصور کرے اور حکم خداوندی کے سامنے دنیا کی ہر شے کی محبت و رغبت اور خیال سے بریت و بیزاری کا اظہار کرے۔

☆ قیام کے وقت بندہ فرمان خداوندی فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ کے مطابق گناہوں سے دست برداری پر استقامت کا خیال کرے اور اپنے آپ کو اللہ کا مجرم سمجھتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سر جھکائے اور ہاتھ باندھے ہوئے کھڑا پائے اور اس تصور میں کھو جائے کہ وہ اس عظیم شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہے جہاں بڑے بڑے صاحب جبروت بادشاہ بھی سائل بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔

☆ رکوع کے وقت رب ذوالجلال کی عظمت و کبریائی کا خیال کرے جس کی وجہ سے اس کی کمر جھک گئی ہے اور اپنے آپ کو اس کی کبریائی کے آگے انتہائی کمتر' عاجز اور ادنیٰ تصور کرے۔

☆ قرأت کے وقت یہ خیال رکھے کہ میرے قرآن شریف پڑھنے کو اللہ تعالیٰ سن رہا ہے اس لیے بندہ قرآن صحت لفظی سے پڑھے اور اس کے معانی پر غور کرے۔

(اس کے لیے نمازی کو کم از کم سورہ فاتحہ اور کچھ چھوٹی سورتوں کے معانی یاد کر لینے چاہیں) ورنہ اس نمازی کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی بادشاہ کے رو برو عرضی پیش کر رہا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ اس کے اندر مضمون کیا ہے۔ جب معنی معلوم ہو جائیں تو آیات ترہیب پر خوف کی کیفیت طاری کرے اور آیات ترغیب پر خوش ہو اور اپنے آپ کو امیدوار رحمت و بخشش سمجھے۔ غرض ہر ایک آیت سے مخصوص کیفیت حاصل کرے کہ میں کس کے سامنے مناجات کر رہا ہوں۔ یہ تصور نماز کو دوسری جانب ملتفت ہونے سے بچائے گا۔ اور اس کی توجہ میں یکسوئی پیدا کرے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

لو علم المصلی مع من یناجی ما التفت

''اگر نمازی یہ جان لے کہ کس کے ساتھ مناجات کر رہا ہے تو دوسری طرف التفات نہیں کرے گا۔''

☆ سجدہ کی حالت میں نمازی اپنی ذلت وخواری اور رب ذوالجلال کی کمال عزت و جلالت کا خیال کرے۔

مقبولیت نماز کا معیار اور کسوٹی

مقبول نماز کے ثمرات ونتائج کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ان الصلٰوۃ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر۔

''بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے بچاتی ہے۔''

گویا نماز کے قائم کرنے کا منشا اور تقاضا یہ ہے کہ نمازی فحشاء اور منکر سے بچ جائے اگر ادائیگی نماز کے باوجود وہ حرام اور معصیت کاری سے باز نہیں رہتا۔ ادھر مسجد میں نماز پڑھتا ہے ادھر دکان پر جا کر جھوٹ اور دغا کرتا ہے۔ دفتر میں جا کر حرام کھاتا ہے تو اسے جان لینا چاہیے کہ اس کی نماز ابھی قبولیت کے درجہ پر فائز نہیں ہوئی اور اس نامقبولیت کی وجہ وہ خود نمازی ہی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب نمازی نماز کو ضائع کرتا ہے یعنی صحیح طرح وضو نہیں کرتا اور نماز کے وقت اور اس کے رکوع و سجود کی محافظت نہیں

کرتا تو نماز کہتی ہے کہ جس طرح تو مجھے ضائع کر رہا ہے اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کر دے۔ ایسی نماز ظلمت بن کر آسمان کے دروازوں پر ٹھہر جاتی ہے پھر اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ

''سب سے زیادہ چوری کونسی ہے؟''

صحابہ نے عرض کیا ''اللہ ورسول جاننے والے ہیں''

آپ نے فرمایا: ''نماز کے اندر کی چوری''

صحابہ نے عرض کیا۔ وہ کیسے؟''

آپ نے فرمایا:

لا یتم رکوعها ولا سجودها ولا خشوعها ولا القرأة فيها.

یعنی نماز کے اندر رکوع وسجود اور خشوع وقرأت کو پورا نہ کرے

مقربین کی نماز کی کیفیات

نماز قرب الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے محبین اور عاشقین کو جتنا کیف وسرور نماز کی حالت میں نصیب ہوتا ہے اتنا کسی اور عبادت میں نصیب نہیں ہوتا۔ تمام مقربین میں سب سے بلند درجہ انبیاء کرام کا ہوتا ہے اور انبیاء کرام میں سب سے زیادہ قرب الٰہی تاجدار کائنات سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہے۔ انبیاء کرام کے بعد صحابہ کرام اور پھر اولیاء کبار قرب الٰہی کے مقامات پر فائز ہیں۔ ان مقربین کی نمازوں میں کیفیات کیا ہوتی ہیں۔ اس کی جھلک ملاحظہ ہو۔

تاجدار انبیاء نبی اکرم ﷺ

☆ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جعلت قرة عيني في الصلوٰة (نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے) حالت نماز میں حضور ﷺ مخصوص کیفیات سے بہرہ ور ہوتے جب آپ کے سینہ میں آتش شوق وصال محبوب مشتعل ہوتی تو

حضرت بلال سے فرماتے۔

یا بلال ارحنا بالصلوٰۃ (اے بلال ہم کو نماز کے ساتھ آرام پہنچا) تاکہ نماز میں جمال محبوب سے دل مضطر کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہم سے باتیں کرتے اور ہم آپ سے باتیں کرتیں مگر جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ کی حالت یہ ہو جاتی کہ گویا آپ کسی کو پہچانتے ہی نہ تھے ایک اور روایت میں ہے کہ حضور ﷺ جب اذان سنتے اسی وقت سے آپ کی یہ حالت ہو جاتی کہ گویا آپ کسی کو پہچانتے ہی نہیں۔ ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

لی مع اللہ وقت لایسعنی فیہ ملک مقرّب و لا نبی مرسل

مجھ پر اللہ کے قرب و معیت میں کبھی کبھی ایسا خاص وقت آتا ہے کہ اس میں نہ تو مجھ تک کسی مقرب فرشتہ کی رسائی ہو سکتی ہے نہ کسی نبی مرسل کی۔

☆ بعض روایات میں ہے کہ حضور ﷺ رات کو اتنی کثرت سے عبادت کرتے کہ آپ کے قدمین شریفین متورّم ہو جاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضور! آپ اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے بخشش و مغفرت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: افلا اکون عبدا شکورًا۔ کیا میں اللہ کی بندگی اور شکر گزاری اختیار نہ کروں"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خشوع و خضوع کا عالم یہ تھا کہ جب آپ نماز پڑھتے تو لکڑی کی طرح کھڑے رہتے۔

☆ بعض روایات کے مطابق جب نماز کا وقت ہو جاتا تو سیدنا ابو کر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے "اے اولاد آدم اٹھو اور اس آگ کو بجھا ڈالو جسے تم نے خود جلا رکھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کا یہ حال تھا کہ جب قیام لیل کی کوئی آیت آتی تو غش کھا کر گر جاتے یہاں تک کہ کئی دن تک مریض کی طرح آپ کی عیادت کی جاتی۔ وہ اپنے ایامِ خلافت میں نہ رات کو سوتے اور نہ دن کو بلکہ کبھی بیٹھے بیٹھے غنودگی سی ہو جاتی۔ وہ فرماتے تھے اگر رات کو سوتا ہوں تو اپنے آپ کو کھوتا ہوں اور اگر دن کو سوتا ہوں تو رعیت کو کھوتا ہوں۔ مجھ سے ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

☆ ایک روز آیہ کریمہ اذا الشمس کورت پڑھ رہے تھے اور جب واذا الصحف نشرت (اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے) پر پہنچے تو بے ہوش ہو کر گرے اور بہت دیر تک زمین پر پڑے رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رات کو قیام کرتے اور اکثر ایک رکعت میں قرآن ختم کیا کرتے۔ آپ اکثر ہر رکعت کے قیام میں ''سبع طوال'' پڑھتے تھے اور رات کو بیدار رہتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

آپ ''باب مدینۃ العلم'' ہونے کے ساتھ طریقت کے تمام سلاسل کا سرچشمہ ہیں۔ بچپن سے آقائے دو جہاں کے تربیت یافتہ صحابی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور کانپنے لگتے' ایسی حالت میں جب آپ سے اس کا سبب پوچھا جاتا تو فرماتے' اس امانت کو لوٹانے کا وقت آن پہنچا ہے جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ ''بے شک ہم نے آسمانوں زمین اور پہاڑوں پر اپنی امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی۔''

☆ ایک دفعہ آپ کے پاؤں میں نیزہ لگا' جس کے نکالنے پر آپ کو تکلیف ہوتی تھی۔ آپ کے ساتھیوں نے سوچا کہ آپ کی حالت نماز میں یہ نکالا جائے گا۔ جب آپ

نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ کے پاؤں سے وہ نیزہ نکال لیا گیا آپ کو کچھ محسوس نہ ہوا یہ اس لیے کہ ان لوگوں کی نماز اپنے رب کے ساتھ ہم کلام ہو کر ماسویٰ اللہ سے بے خبری و بے نیازی کا نام تھی۔

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

☆ آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نوافل ادا کرتے تھے۔ وفات تک اس معمول میں فرق نہ آیا' عبادت و ریاضت کی کثرت کی وجہ سے ''زین العابدین'' کے لقب سے ملقب ہوئے۔ سفر و حضر کی کسی حالت میں بھی قیام لیل میں ناغہ نہ ہوتا تھا۔

☆ اخلاص فی العبادت اور خشیت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضوری کے وقت سارے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ عبداللہ بن سلیمان کا بیان ہے کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سارے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا لوگوں نے پوچھا آپ کو کیا ہو جاتا ہے' فرمایا: تم لوگ کیا جانو' میں کس کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں؟ میں کس کے حضور میں کھڑا ہوتا ہوں اور کس سے سرگوشی کرتا ہوں؟

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ

☆ آپ رات کو اپنے بالا خانے کی چھت پر نماز پڑھتے اور سجدہ میں اتنا روتے کہ کبھی کبھی آنسوؤں کے قطرے بہہ کہ پرنالے سے گرنے لگتے اور نیچے سوئے ہوؤں پر پڑتے' یہاں تک کہ ان کو گمان ہوتا کہ کوئی بادل گزرتا گزرتا ٹپک رہا ہے۔

☆ بعض صحابہ کرام اور اولیاء کرام ایسے بھی تھے جنہیں اپنی نمازوں میں اس قدر محویت ہو جاتی کہ عرصہ تک ان کو یہ خبر نہیں رہا کرتی تھی کہ داہنی طرف کون کھڑا تھا اور بائیں طرف کون۔ حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز بحالت مغلوبیت پڑھا کرتے تھے۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

☆ حضرت امام اعظم ہر رات تین سو سے ایک ہزار تک نوافل پڑھتے اور ساری رات

بیدار رہتے۔ چنانچہ آپ مکمل چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے رہے اور طویل سجدوں کی وجہ سے آپ کے گھٹنوں میں اونٹ کے گھٹنوں جیسے نشان پڑ گئے تھے۔ آپ رات کو عبادت کرتے ہوئے بار بار حضور الٰہی میں عرض کرتے۔

''اگر بروز قیامت ابو حنیفہ کی بخشش ہوگئی تو بڑے تعجب کی بات ہوگی۔'' یہ جملہ کہہ کر غش کھا کر گر جاتے جب ہوش میں آتے پھر یہی جملہ دہراتے اور زار و قطار روتے تھے۔ کبھی رات گھٹنوں اپنی داڑھی مبارک ہاتھ میں پکڑ کر زار و قطار روتے اور عرض کرتے ''مولا اپنے مجرم کو معاف فرما دے''

ایسے ہی عظیم لوگوں کے متعلق عارف کھڑی شریف میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

راتیں رو رو زاری کردے نیند اکھیں تھیں دھوندے

فجریں او گنہگار کہاندے سب تو نیویں تھیندے

☆ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انہیں ایک دفعہ نماز کے اندر بھڑ نے اٹھارہ جگہ کاٹا لیکن آپ کی نماز میں محویت و استغراق کا یہ عالم تھا کہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

☆ حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے ستون کے پاس نماز پڑھ رہے تھے' اتفاقاً ستون گر پڑا اور آپ کو بوجہ استغراق مطلق خبر نہ ہوئی۔

☆ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان شریف میں ایک دفعہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب امام نے یہ آیت پڑھی: لئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیك تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگوں نے سمجھا کہ شاید آپ انتقال کر گئے دیکھا تو ہاتھ پاؤں حرکت میں ہیں جس سے گمان ہوا کہ آپ زندہ ہیں۔

صحابہ کرام اور اکابرین امت کی نمازوں کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے تا کہ ہم بھی اس راہ کے مسافر بننے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم کا صدقہ و طفیل ہمیں ایسی نماز عطا فرمائے جو ہمارے لیے معراج بن سکے جس کے ذریعے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل

کوراحت نصیب ہوا ن اکابرین کا حال جان کر ہم بھی اپنا حال سنوارنے اوران کی شب بیداریاں دیکھ کر ہم بھی اپنی غفلت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ارے کوئی سجدہ ایسا بھی تو ہو:

☆ محبوب حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ ریزی کی لذت وحلاوت کا کیا عالم ہوتا ہے اس سلسلہ میں سیدۂ کائنات، لخت جگر رسول، زوجہ بتول حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سجدے ہمارے لیے قابل تقلید ہیں۔آپ کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ رضی اللہ عنہا رات کو اپنے خالق و مالک کے حضور سجدہ ریز ہوتیں تو ایک سجدہ ہی میں ساری رات بیت جاتی۔ جب آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں فجر کی اذان کے کلمات بلند ہوتے سنائی دیتے تو سجدہ سے سر اٹھا کر رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کرتیں۔

''مولا! تیری راتیں کتنی چھوٹی ہیں کہ تیرے رسول کی بیٹی ایک سجدہ بھی نہیں کرسکی کہ رات ختم ہوگئی ہے''

سجدوں میں یہ حلاوت و چاشنی، اللہ تعالیٰ کی لذت آشنائی کے بغیر ممکن نہیں۔ جن لوگوں کو یہ لذت نصیب ہو جاتی ہے پھر انہیں راتوں کو سکون سونے میں نہیں بلکہ جاگنے میں ملتا ہے۔ وہ لمبی لمبی راتوں میں اپنے پہلو بستروں سے جدا رکھ کر اس کی بارگاہ میں قیام وسجود میں لذت پاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کی نمازوں کا صدقہ ہمیں بھی اپنی لذت آشنائی والے سجدے عطا فرمائے۔

ہے یہی میری نماز ہے یہی میرا وضو
میری نواؤں میں ہے میرے جگر کا لہو

(اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

حالت تشہد میں حضور ﷺ پر سلام پیش کرنے کا ادب

(امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں)

جب بندۂ مومن حالت تشہد میں التحیات کہتے ہوئے اپنی بدنی، مالی قولی اور فعلی عبادتیں اللہ تعالیٰ کی نذر کرتا ہے۔ تو حریم بارگاہ ایزدی میں باطنی نظر سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو دیکھتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله و برکاته ۔

''یارسول اللہ آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔''

دنیائے اسلام کے جلیل القدر امام محمد غزالی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''احیاء علوم الدین'' میں سلام کے اس ادب کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

احضر فی قلبك النبی صلی الله علیه وسلم و شخصه الکریم وقل السّلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ویصدق املك فی انه یبلغه ویرد علیك ماهو اوفی منه۔

(احیاء علوم الدین، جلد ۱ ص ۱۶۹)

''(تشہد میں سلام عرض کرتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کے وجود مبارک کو دل میں حاضر کرو اور کہو، اے پیارے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کو پہنچے گا اور وہ اس کا جواب تمہارے سلام سے کامل تر مرحمت فرمائیں گے۔

نماز اور تصورِ حضوری

(خواجہ اجمیر اور علامہ اقبال کی نظر میں)

اسی تصورِ حضوری کے متعلق خواجہ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال کے اشعار ایمان افروز ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

☆ خواجہ اجمیر فرماتے ہیں۔

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست
فتویٰ ھمی دھم کہ نمازش قضا کند

"وہ شخص جو حالت نماز میں جمال دوست نہیں دیکھتا۔ اس کے لیے میں فتویٰ دیتا ہوں کہ وہ نماز قضاء کرے۔"

☆ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری — کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی — نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی
تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور — ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر

حضرت سلطان العارفین سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

باجھ حضوری نئیں منظوری توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ھو
روزے، نفل، نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ھو
باجھ قلب حضور نہ ہووے توڑے کڈھن سئے زکوٰتاں ھو
باھو، باجھ فنا، رب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماعتاں ھو

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

حالتِ نماز میں محبتِ رسول کے مناظر

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی امت کے ایمان کا مرکز ومحور ہے۔ ہمارے ایمان کی مضبوطی واستحکام کا دارومدار ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ تعلق عشق ومحبت مستحکم کرنے پر ہے۔ اگر یہ تعلق مضبوط ہو گیا تو ایمان بھی کامل ہو جائے گا اور اعمال وعبادات بھی بامقصد وبامراد ہو جائیں گے۔

صحابہ کرام دنیا کے خوش قسمت ترین انسان تھے کہ انہوں نے حالت ایمان میں محبوب خدا کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور پھر اس عظیم ذات سے ایسا تعلق قائم کیا کہ رب کی نماز میں بھی اسی محبوب مکرم کا ہی خیال رہتا تھا۔

☆ نماز میں اصل یہ ہے کہ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر نظر ہو حالت رکوع میں پیروں اور قعدہ میں اپنی گود پر لیکن صحابہ کرام جب رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے کھڑے ہوتے تو ان کی نگاہیں صرف اور صرف آپ ہی کی طرف ہوتی تھیں کیونکہ نماز کے آداب اپنی جگہ لیکن چہرہ والضحیٰ کو تکنا وہ عبادت ہے کہ کائنات میں کسی عبادت کو یہ مقام اور حیثیت حاصل نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلام پھیرتے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے رخ انور کی سفیدی دیکھتے تھے۔

☆ حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے ابو معمر نے پوچھا کیا حضور ظہر اور عصر میں قرأت کرتے تھے فرمایا ہاں، پوچھا کیسے پتا چلا کہا کہ آپ کی داڑھی مبارک کو ہلتے ہوئے دیکھنے سے۔ گویا کہ صحابہ کرام حضور کے پیچھے نماز میں کھڑے بھی حضور کے چہرہ کو

دیکھتے رہتے تھے۔

☆ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ایام و صال میں نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سپرد تھے۔ پیر کے روز تمام صحابہ کرام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کر رہے تھے کہ آپ نے قدرے افاقہ محسوس کیا اور اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھا کر کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنا شروع فرمایا گویا کہ آپ کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہو' آپ پھر مسکرائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فهممنا ان نفتتن من الفرح برؤية النبى صلى الله عليه وسلم فنكص ابوبكر على عقبيه ليصل الصف' وظن ان النبى صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة ۔

''حضور کے دیدار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم لوگ نماز چھوڑ بیٹھتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں پر پیچھے پلٹے تا کہ صف میں شامل ہو جائیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ حضور ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لانے والے ہیں۔''

شارحین حدیث' اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ قریب تھا کہ صحابہ کرام دیدار کی خاطر نماز چھوڑ دیتے۔ لیکن آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ نے نماز کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

توجہ طلب امر یہ ہے کہ حضور کا حجرہ مبارکہ قبلہ کی ایک جانب تھا اور صحابہ قبلہ رخ نماز پڑھتے تھے۔ حضور کے پردہ اٹھنے سے قبلہ کی بجائے چہرۂ مصطفیٰ ﷺ کو تکنے لگ گئے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کعبہ صرف ظاہری قبلہ ہے حقیقی قبلہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور بقول اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اور اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ حضرت ابی سعید بن المعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا (جلدی سے) نماز ختم کرنے کے بعد حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے حبیب اللہ جب آپ نے اس غلام کو یاد فرمایا تھا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اب فارغ ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ ''اے ابا سعید! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں پڑھا۔

یٰایھا الذین امنوا استجیبوا لِلّٰہ و للرسول اذا دعاکم (الانفال)

''اے ایمان والو! جس وقت تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائے' فوراً حاضر ہو جایا کرو''۔

صحابہ کرام اس سے یہ مسائل مستنبط کیے ہیں کہ اگر حالت نماز میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے حکم آ جائے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جائے اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو خدمت فرما دیں اس کو پورا کرے پھر بھی نماز ہی میں ہے اس لیے کہ پہلے اس کا رخ خانہ کعبہ شریف کی طرف تھا۔ اب اس کا رخ جس پر ہے وہ ذات' مکہ کے کعبہ کی بھی کعبہ ہے۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

نمازوں کے مستحب اور مکروہ اوقات

(ا) مستحب اوقات

مستحب اوقات نماز سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) نماز فجر: نماز اجالے میں پڑھنا مستحب ہے یعنی جب اچھی طرح روشنی پھیلے جائے

(۲) نماز ظہر: حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔"گرمی کے دنوں میں نماز ظہر ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ کیونکہ اس کی گرمی دوزخ کی آگ کی وجہ سے ہے۔"

لہٰذا گرمیوں میں نماز ظہر تاخیر سے پڑھنا اور سردیوں میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔

(۳) نماز عصر: عصر کی نماز میں بھی تاخیر مستحب ہے مگر اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج زرد ہو جائے، نماز عصر میں خاص احتیاط ضروری ہے۔

(۴) نماز مغرب: نماز مغرب ہر موسم میں جلدی پڑھنا مستحب ہے جس دن موسم ابر آلود ہو، اس دن احتیاط کے لیے کچھ تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے۔

نماز عشاء: عشاء کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے بشرطیکہ نمازی تنگ نہ ہوں۔سرکار دو جہاں ﷺ کا فرمان ہے:

"اگر مجھے امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو انہیں حکم دیتا کہ نماز عشاء ایک تہائی یا نصف شب تک تاخیر کر کے ادا کرے۔"

(ب) مکروہ اوقات

☆ (۱) وہ اوقات جن میں کوئی نماز جائز نہیں۔درج ذیل تین اوقات ایسے ہیں

جن میں کوئی نماز، خواہ فرض ہو یا نفل، قضاء ہو یا ادا، جائز نہیں۔

(۱) طلوع آفتاب (۲) غروب آفتاب (۳) استواء (جب سورج عین سر پر ہو)

☆ (۲) وہ اوقات جن میں نفل ناجائز ہیں

درج ذیل دو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل جائز نہیں البتہ نماز جنازہ، قضاء اور سجدۂ تلاوت جائز ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک۔

(۲) نماز عصر کے فرض ادا کر لینے سے غروب آفتاب تک۔

نفلی نمازوں کے فضائل و برکات

(۱) نمازِ تہجد

☆ اس کی کم از کم دو (۲) رکعتیں ہیں مسنون رکعات آٹھ (۸) ہیں اور مشائخ کے ہاں بارہ (۱۲) رکعات کا معمول بھی ہے۔

☆ بعد نماز عشاء سو کر جس وقت بھی اٹھ جائیں پڑھ سکتے ہیں۔

☆ بہتر وقت دو (۲) ہیں: نصف شب یا آخر شب

☆ تہجد کے لئے اٹھنے کا یقین ہو تو وتر رات کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اس صورت میں وتر کو نماز تہجد کے ساتھ آخر میں پڑھیں یوں کل گیارہ (۱۱) رکعات بن جائیں گی ورنہ وتر بھی نماز عشاء کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

☆ یہ نماز تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے مناجات اور ملاقات کا دروازہ ہے اور انوار و تجلیات کا خاص وقت ہے۔ احادیث نبوی ﷺ میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔

۱۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمام (نفل) نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب نماز صلاۃ داؤد ہے، وہ آدمی رات سوتے، (پھر اٹھ کر) تہائی رات عبادت کرتے اور پھر چھٹے حصے میں سو جاتے۔

۲۔ صحیح مسلم اور سنن ترمذی، میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز، نماز تہجد ہے۔

۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتا کہ رات جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے تو اللہ رب العزت آسمان دنیا پر تجلی فرما کر ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کروں۔

۴- سنن ترمذی و سنن ابن ماجہ اور حاکم میں بہ شرط شیخین حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام (کرنا) عام کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور کو اس وقت نماز پڑھو جب تو لوگ سوتے ہیں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۵- ترمذی نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیام اللیل (نماز تہجد) کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ گزشتہ نیک لوگوں کا طریقہ تمہارے رب کی قربت کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔

۲- نماز اشراق

اس کا وقت طلوع آفتاب سے 20 منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

اسے نماز فجر اور صبح کے وظائف پڑھ کر اٹھنے سے پہلے اسی مقام پر ادا کریں۔

اس کی رکعات کم از کم دو (۲) اور زیادہ سے زیادہ چھ (۶) ہیں۔

اس نماز سے باطن کو نور ملتا ہے اور قلب کو سکون واطمینان کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

۱- ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز فجر با جماعت ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

۲- ترمذی اور ابوداؤد حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے (حدیث قدسی) روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم! تو میرے لئے شروع دن میں چار رکعتیں پڑھ میں اسی دن کے اختتام

تک تیری کفایت فرماؤں گا۔

۳-نماز چاشت

☆ اس نماز کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے پر ہوتا ہے۔ جب طلوعِ آفتاب اور آغازِ ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لئے افضل وقت ہے۔

☆ اس کی کم ازکم چار (۴) اور زیادہ سے زیادہ بارہ (۱۲) رکعات ہیں۔ کم ازکم دو (۲) اور زیادہ سے زیادہ آٹھ (۸) رکعات بھی بیان کی گئی ہیں۔

☆ دیگر فرائض اور زندگی کی ذمہ داریوں سے فراغت ہو تو نمازِ اشراق سے چاشت تک اسی جگہ پر عبادت اور وظائف و اذکار جاری رکھے جائیں۔ مصروفیات کی صورت میں اشراق کے ساتھ بھی نوافلِ چاشت ادا کرنے کی اجازت ہے۔ احادیثِ نبوی ﷺ میں اس نماز کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں:

۱- ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

۲- طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ ن فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا' اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا' اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی' اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔

۳- مسند احمد و سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرے اُس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

۴- نمازِ اوّابین

☆ یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز ہے۔ جو کم از کم دو (۲) طویل رکعات یا چھ (۶) مختصر رکعات سے لے کر زیادہ سے زیادہ بیس (۲۰) رکعات پر مشتمل ہے۔

☆ یہ اجر میں بارہ سال کی عبادت کے برابر بیان کی گئی ہے۔ اس کی فضیلت اور انوار و برکات بھی نمازِ تہجد جیسی ہیں۔

☆ اس کا معمول پختگی سے اپنایا جائے خواہ کم سے کم رکعات ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ خاص قبولیت، قرب، تجلیات اور انعامات کا وقت ہے۔ اس کے اسرار بے شمار ہیں:

۱- ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات نفل اس طرح (مسلسل) پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لئے یہ نوافل بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔

۲- طبرانی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

۳- ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۵- نمازِ توبہ

۱- مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت دو رکعت نفل نمازِ توبہ ادا کی جا سکتی ہے۔ خصوصاً گناہ سرزد ہونے کے بعد اس نماز کے پڑھنے سے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۲- ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی سے گناہ سرزد ہو جائے وہ وضو کر کے نماز پڑھے، پھر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر یہ آیت

مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (آل عمران)

''اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں' پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں' اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے ۝''

۶-نمازِ تسبیح

☆ اس نماز کی چار رکعات ہیں' مکروہ اوقات کے علاوہ ان کو جب چاہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔

☆ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا (سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ آخر تک) پڑھیں۔

ثنا کے بعد پندرہ بار درج ذیل تسبیح پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھیں' پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد ۱۰ بار' پھر رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کے بعد ۱۰ بار' پھر سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد ۱۰ بار' پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں ۱۰ بار' پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد ۱۰ بار پڑھیں۔

پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو جائیں اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سے پہلے پندرہ بار اسی تسبیح کو پڑھیں اور بعد ازاں سورۃ فاتحہ' پھر اسی طریقے سے

چاروں رکعات مکمل کریں۔ ہر رکعت میں ۷۵ بار اور چاروں رکعات میں ۳۰۰ بار یہ تسبیح پڑھی جائے گی۔

☆ احادیثِ نبوی ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ تسبیح کو یومِ جمعہ یا مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا کم از کم عمر بھر میں ایک بار پڑھا جائے۔

ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ اور بیہقی سمیت اہل علم کی ایک جماعت نے اپنی اپنی کتب میں بیان کیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا آپ کو دس خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ کہ جب تک آپ ان پر عمل پیرا رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے' بعد کے' پرانے' نئے' غلطی سے یا جان بوجھ کر' چھوٹے' بڑے' پوشیدہ اور ظاہر ہونے والے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ (اُس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں نمازِ تسبیح کا طریقہ سکھایا) پھر فرمایا: اگر روزانہ ایک مرتبہ پڑھ سکو تو پڑھو' اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو' اگر اس طرح بھی نہ کر سکو تو مہینہ میں ایک بار' اگر ہر مہینے میں نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک بار اور اگر ایسا بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لو۔

۷- نمازِ حاجت

☆ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اللہ کی تائید و نصرت کے لئے کم از کم دو رکعت نفل بطور حاجت پڑھے۔

☆ ان دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ۱۱' ۱۱ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا باعث برکت ہے۔

☆ چار رکعات بھی ادا کر سکتا ہے۔

☆ مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت یہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ حاجت پوری فرما دیتا ہے۔

طریقہ:

حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولاتِ مبارکہ میں اس کے دو طریقے ملتے ہیں:

۱۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بزار اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہِ رسالت میں تحفۂ درود پیش کر کے یہ دُعا مانگے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةِ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ. لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا، يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

۲۔ ترمذی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، حاکم، ابن خزیمہ، بیہقی اور طبرانی نے بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو اس کی حاجت برآری کے لئے دو رکعت نماز کے بعد درج ذیل الفاظ کے ساتھ دُعا کی تلقین فرمائی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں اپنی حاجت برآری کے لئے اسی طریقے سے دو رکعت کے بعد دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ ! اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ ! اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى، اَللّٰهُمَّ ! فَشَفِّعْهُ فِيَّ. (ترمذی، ابواب الدعوات)

۸۔ نمازِ استخارہ

۱۔ اگر کوئی شخص کسی جائز کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنا چاہتا ہو تو دو رکعت نمازِ استخارہ پڑھے۔ ان دو رکعات میں سے پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری

رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے پھر درج ذیل دُعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرے) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ مَعَادِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ ، فَاقْدِرْهُ وَیَسِّرْهُ لِیْ ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ۔ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ (یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرے) شَرٌّ لِّیْ ، فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ مَعَادِیْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِهٖ ۔ (صحیح البخاری، ابواب التطوع)

۲- صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام معاملات میں استخارہ کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔

۳- حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر جس کی طرف تمہارا دل مائل ہو تو اس کام کے کرنے میں تمہارے لیے خیر ہے۔

☆ بہتر ہے کہ استخارہ پیر کی رات سے شروع کریں اور سات دن تک جاری رکھیں۔ ان شاءاللہ خواب میں علامات نظر آئیں گی جن سے مثبت یا منفی اشارہ مل جائے گا۔

۹- نماز تحیۃ الوضوء

☆ وضو کے فوراً بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب اور باعث خیر و برکت ہے۔

۱- صحیح مسلم، سنن ابی داوٗد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور صحیح ابن خزیمہ میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد ظاہر و باطن کی کامل توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

۹- ابوداؤد، بخاری، مسلم اور احمد بن حنبل نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۰- نماز تحیۃ المسجد

یہ مکروہات اوقات کے علاوہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھی جاتی ہے جو دو رکعت پر مشتمل ہے۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ حدیث پاک میں اس نماز کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

بخاری نے کتاب الصلوٰۃ، کتاب التہجد اور مسلم نے کتاب صلوٰۃ المسافرین میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

(استفادہ از الفیوضات المحمدیہ ﷺ مولفہ مفکر اسلام حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

ضمیمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

''میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اُٹھائے جانے پر''۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

''میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دِل سے تصدیق کرتے ہوئے''۔

شش کلمے

اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ؕ

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں''۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں''۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

''اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے''۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرِ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے

ہے بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

''میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا ہوں (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے''۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

''اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور

شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں میں سے بنا۔

اذان کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

''اے اللہ! اس دعوۃ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے''۔

نمازِ جنازہ کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

''الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے''۔

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی بنادے۔ اور جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

تسبیح نماز تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْھَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط اَلصَّلٰوةُ بَرْ مُحَمَّدٍ ط

پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لیے نیند اور نہ موت ہے۔ وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔ الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے محمد ﷺ پر صلوٰۃ ہو۔

مسنون دُعائیں

جب گھر سے نکلے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ط

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا''۔

جب مسجد میں داخل ہو

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

''اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے''۔

مسجد سے نکلے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ط

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں اور تیری رحمت''۔

سوتے وقت کی دعا

بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیَا

''الٰہی تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اُٹھوں گا''۔

جب سوکر اُٹھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ (یعنی اٹھایا) کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف اُٹھنا ہے''۔

جب بیت الخلاء میں جانا چاہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ط

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے''۔

جب بیت الخلاء سے نکل آئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی''۔

جب کھانے سے فارغ ہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا''۔

جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ط

''اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا''۔

جب کوئی لباس پہنے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں''۔

جب سواری پر بیٹھ جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط

''شکر ہے اللہ کا۔ پاک ہے وہ جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو میں کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے

والے ہیں''۔

شب قدر و شب برأت میں پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ يَا غَفُوْرُ ط

''اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرمادے اے بخشنے والے''۔

جب قبرستان جائے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

''سلام ہو تم پر اے قبروں والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں''۔

جب آئینہ دیکھے

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ط

''اے اللہ! تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے''۔

جب چاند دیکھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ ط

''اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت ایمان خیریت' سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے اُس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (-اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے''۔

جب کوئی مصیبت پہنچے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجِرْنِيْ

فِيْهَا وَابْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا ؕ

''بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں' اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے''۔

جب قرض اور فکر ہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الدِّجَالِ ؕ

''اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

نماز

ثناء: قیام: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۞ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞ (آمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۥ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

اب اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تسبیح رکوع: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

تحمید: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

سجدہ کی تسبیح: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

دعا: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

نماز کے بعد کی جامع دُعائیں

١- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ.

٢- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ ' وَ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا'

٣- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فَجْاَةِ نِقْمَتِكَ وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ.

٤- اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

٥- اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

٦- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ'

٧- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُحْصِنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَلِیْ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ'

٨- اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا يَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِیْ'

٩- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ

فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَ عَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا'

۱۰-اَللّٰهُمَّ احْفِظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَآئِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا حَاسِدًا

۱۱-اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ'

دُعائے صدیق رضی اللہ عنہ

یہ دعا خلیفہ اوّل امیر المؤمنین

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِيْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِيْلٌ
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَاْتِيْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْلُ

مدد کر اپنی مہربانی سے اے خدا اس کی ہدایت کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے
مفلس سے سچے دل سے آیا ہے تیرے دروازے پر اے خدا

كَيْفَ حَالِيْ يَا اِلٰهِيْ لَيْسَ لِيْ خَيْرُ الْعَمَلْ
سُوْءُ اَعْمَالٍ كَثِيْرٌ زَادُ طَاعَاتِيْ قَلِيْلٌ

میرا کیا حال ہے اے خدا نہیں ہے میرے پاس حمل عمل
برے اعمال میرے بہت ہیں میری طاعتیں کم ہیں

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَّنِسْيَانٌ وَّسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ
مِنْكَ اِحْسَانٌ وَّ فَضْلٌ بَعْدَ اِعْطَاءِ الْجَزِيْلُ

مجھ سے گناہ اور بھول پہ بھول سرزد ہو رہے ہیں
تو برابر احسان کر رہا ہے اور بخشش پہ بخشش زیادہ کرتا ہے

ذَنْبُهٗ ذَنْبٌ عَظِيْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمَ
اِنَّهٗ شَخْصٌ غَرِيْبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ

میرا گناہ بہت بڑا ہے اے خدا اس گناہِ عظیم کو بخش دے
کیونکہ میں ایک گناہگار ' غریب اور ذلیل بندہ ہوں

عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَاقْضِ عَنِّیْ حَاجَتِیْ
اِنَّ لِیْ قَلْبًا سَقِیْمًا اَنْتَ مَنْ یَّشْفِی الْعَلِیْلُ

مجھے ہر بیماری سے محفوظ کر اور میری ضرورتوں کو پورا کر
میرا دل بیمار ہے اور تو ہے بیماروں کو شفا دینے والا

قُلْ لِّنَارٍ اَبْرِدِیْ یَا رَبِّیْ فِیْ حَقِّیْ کَمَا
قُلْتَ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ اَنْتَ فِیْ حَقِّ الْخَلِیْلُ

اے خدا آگ سے کہہ دے کہ وہ میرے حق میں ٹھنڈی ہو جائے
جس طرح تو نے آگ سے ٹھنڈی ہونے کے لئے کہا تھا خلیل کے لئے

طَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَّا تُعَدْ
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ وَّاصْفِح لِصَفْحَ الْجَمِیْلُ

دراز ہو گئے ہیں میرے گناہ لا تعداد ذرّہ ہائے ریت کی طرح
میرا ہر گناہ معاف کر دے اور درگزر کر دے

مناجات بدرگاہِ ربُّ العالمین

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُنکے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

سلام بحضور سرورِ کونین سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ ‏ یَا نَبِیَّ الْھُدٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ سَلَامٌ عَلَیْکَ ‏ سَیِّدُ الْاَصْفِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

اَحْمَدٌ لَیْسَ مِثْلُکَ اَحَدٌ ‏ مَرْحَبَا مَرْحَبَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

وَاجِبٌ حُبُّکَ عَلَی الْمَخْلُوْقِ ‏ یَا حَبِیْبَ الْعُلٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

اَعْظَمُ الْخَلْقِ اَشْرَفُ الشُّرَفَا ‏ اَفْضَلُ الْاَذْکِیَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

کُشِفَتْ مِنْکَ ظُلْمَۃُ الظُّلَمِ ‏ اَنْتَ بَدْرُ الدُّجٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

طَلَعَتْ مِنْکَ کَوْکَبُ الْعِرْفَانِ ‏ اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

مَھْبَطُ الْوَحْیِ مَنْزِلُ الْقُرْاٰنِ ‏ صَاحِبُ الْاِھْتِدَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

اِنَّکَ مَقْصَدِیْ وَمَلْجَائِیْ ‏ اِنَّکَ مُدَّعَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

مَطْلَبِیْ یَا حَبِیْبِیْ لَیْسَ سِوَاکَ ‏ اَنْتَ مَطْلُوْبُنَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبِیْ مَوْلَائِیْ ‏ لَکَ رُوْحِیْ فِدَا سَلَامٌ عَلَیْکَ

ھٰذَا قَوْلُ غُلَامِکَ عِشْقِیْ

مِنْہُ یَا مُصْطَفٰی سَلَامٌ عَلَیْکَ

(حضرت سید برکات اللہ شاہ عشقی مارہروی علیہ الرحمہ)

حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (القرآن)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ کی عکاس ایک فکر انگیز تالیف

غمگسارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکرِ امت اور انسانی غمگساری کا ایمان افروز بیان

نور الزّمان نوری

- ایم اے، بی ایڈ، ایل ایل بی
- فاضل جامعۃ المنہاج لاہور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

37- الحمد مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور ©7322770

الحاج عبدالستار نیازی رحمۃ اللہ علیہ کے خوبصورت نعتیہ مجموعے

عشق رسول میں ڈوبی ہوئی
کیف آور نعتوں کا حسین مجموعہ

کھلونے

نوائے نیازی

یا حبیبی مرحبا

باب کرم

پردہ پوش

کلیاتِ نیازی

جس شان توں شاناں سب بنیاں

لج پال

شمس الضحیٰ

اور بھی کچھ مانگ

بدر الدجیٰ

حرف حرف خوشبو

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
042-7313885